SAT.28.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 332
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 28 / دسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 332
24 / جمادی الثانی 1446ھ
قیمت: 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سنبھل میں جامع مسجد کے قریب پولیس چوکی کی تعمیر شروع

سنبھل: 27 / ڈسمبر (ایجنسیز) اتر پردیش کے سنبھل میں جامع مسجد کے قریب پولیس چوکی کی تعمیر کا آغاز ہوگیا ہے۔ جمعہ کو نماز کے بعد پولیس محکمے نے جامع مسجد کے پاس خالی میدان کی پیمائش کی اور چونے سے نشانات لگائے۔ سنبھل کے اے ایس پی شریش چندر نے کہا کہ علاقے کی حساسیت اور سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں ایک مستقل پولیس چوکی بنائی جارہی ہے۔ یہ چوکی پولیس اہلکاروں کے قیام اور سیکورٹی کے بہتر انتظامات کے لیے اہم ثابت ہوگی۔ پیمائش کے دوران جامع مسجد کمیٹی کے اراکین اور مقامی لوگ اپنے زمین کے کاغذات لے کر وہاں پہنچے۔ پولیس نے بتایا کہ ان کاغذات کی جانچ کی جائے گی۔ پولیس ٹیم نے اس مقام کی پیمائش مکمل کرلی ہے جہاں چوکی تعمیر کی جائے گی اور چونے سے نشان لگادیے گئے ہیں۔ یادرہے کہ 24 نومبر کو سنبھل میں تشدد کے واقعات ہوئے تھے، جس کے بعد پولیس انتظامیہ نے علاقے میں سخت سیکورٹی انتظامات کیے ہیں۔ اس کے علاوہ مذہبی رہنماؤں کے ساتھ بھی بات چیت کی گئی ہے تاکہ امن وامان کو یقینی بنایا جاسکے۔ دوسری جانب، فیروزپور گاؤں میں موجود فیروزپور قلعے کے باہر کیے گئے غیر قانونی قبضے کو مقامی افراد نے خود ہی ہٹانا شروع کردیا ہے۔ مقامی لوگوں نے قلعے کے دروازے پر کیے گئے غیر قانونی تعمیرات کو ہٹادیا ہے۔ اس سے قبل، انتظامیہ نے محکمہ آثار قدیمہ کے افسران کے ساتھ قلعے کا سروے کیا تھا اور دروازے پر موجود غیر قانونی تعمیرات کو ہٹانے کی ہدایت دی تھی۔ مقامی لوگوں نے اس ہدایت کے تحت فوری کارروائی کرتے ہوئے قبضے کو ختم کیا۔

’ہم ایسے لیڈر سے محروم ہو گئے جو علم و دانش اور انکساری کی علامت تھے‘

ڈاکٹر منموہن کے انتقال پر سونیا گاندھی کا تعزیتی پیغام

نئی دہلی: 27 / ڈسمبر (ایجنسیز) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر سونیا گاندھی نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال پر آج ایک تعزیتی پیغام جاری کیا۔ اس پیغام میں انھوں نے کہا کہ ”ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال سے ہم ایک ایسے لیڈر سے محروم ہو گئے ہیں جو علم و دانش، بڑپن اور انکساری کی علامت تھے، جنھوں نے پورے دل اور دماغ سے ہمارے ملک کی خدمت کی۔ وہ کانگریس پارٹی کے لیے ایک روشن و محبوب راہنما ثابت ہوئے، ان کی ہمدردی اور دور اندیشی نے لاکھوں ہندوستانیوں کی زندگی کو بدل دیا اور انھیں مضبوط بنایا۔“ وہ مزید لکھتی ہیں کہ ”انھیں ہندوستانیوں کے ذریعہ پاک و صاف دل اور تیز ذہن کے لیے پیار کیا جاتا تھا، ان کے صلاح مشوروں کو ہمارے ملک کے سیاسی حلقوں میں انتہائی سنجیدگی سے سنا جاتا تھا اور ان کا بہت احترام تھا۔“ سونیا گاندھی کا کہنا ہے کہ ”وہ ایک ایسے شخص تھے جن کا دنیا بھر کے لیڈران اور دانشور احترام کرتے تھے۔ عالمی لیڈران انھیں ایک عالم اور ایک عظیم شخصیت والے سیاسی لیڈر کی شکل میں دیکھتے تھے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے جس بھی عہدہ کی ذمہ داری سنبھالی، انھوں نے اس عہدہ کو اہم شناخت دی اور کام کرتے ہوئے ہندوستان کے وقار کو بلند کیا۔ میرے لیے ڈاکٹر منموہن سنگھ کا انتقال ایک بڑا ذاتی خسارہ ہے۔“ تعزیتی پیغام میں سونیا گاندھی آگے لکھتی ہیں کہ ”وہ میرے دوست، فلسفی اور گائیڈ تھے۔ وہ اپنے رویہ میں بہت ہی نرم مزاج، لیکن اپنے اقدار کے تئیں پرعزم تھے۔ سماجی انصاف، سیکولر و جمہوری اقدار کے تئیں ان کے عزائم گہرے اور اٹوٹ تھے۔ ان کے ساتھ تھوڑا سا بھی وقت گزارنے سے ان کی علم و دانشوری کا احساس ہوتا تھا۔ ان سے ملنے والا ان کی ایمانداری سے متاثر ہوتا تھا اور ان کی حقیقی انکساری کا احساس بھی بخوبی ہوتا تھا۔“ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام میں سونیا گاندھی لکھتی ہیں کہ ”وہ ہماری قومی زندگی میں ایک ایسا خلا چھوڑ گئے ہیں جسے کبھی بھرا نہیں جاسکتا۔ ہم کانگریس پارٹی میں اور ہندوستان کے لوگ ہمیشہ اس بات پر فخر کریں گے اور اظہارِ تشکر کریں گے کہ ہمارے پاس ڈاکٹر منموہن سنگھ جیسے لیڈر تھے، جن کا ہندوستان کی ترقی میں تعاون لاجواب ہے۔“

دہلی این سی آر میں موسم کا مزاج بدل گیا، بارشوں سے سردی میں اضافہ

دہلی: 27 / ڈسمبر۔ دہلی اور این سی آر میں موسم کی صورتحال میں جمعہ کی صبح سے تبدیلی آئی اور کئی علاقوں میں بوندا باندی اور بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ بارش کی وجہ سے سردی میں مزید اضافہ ہوگیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق دن بھر میں زیادہ تر علاقوں میں گھنے بادل چھائے رہیں گے اور ہلکی سے متوسط بارش کی پیش گوئی ہے۔ اس بارش کا سبب مغربی ہواؤں کا اثر ہے، جو ایک فعال مغربی مداخلت کے نتیجے میں دہلی تک پہنچا ہے۔ جمعہ کی صبح سے ہی دہلی میں متعدد علاقوں میں بارش کی اطلاع ملی ہے، جس کے سبب شہر کی سردی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق، جمعہ کے روز زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ اور کم سے کم درجہ حرارت 11 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان رہ سکتا ہے۔ بارش کے دوران کچھ علاقوں میں گرج چمک بھی ہوسکتی ہے، جس سے سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ آئی ایم ڈی نے 28 اور 29 دسمبر کو بھی بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ ان دنوں میں مزید بارشیں متوقع ہیں اور اس دوران کہرا اور ٹھنڈ مزید بڑھنے کی پیش گوئی کی جارہی ہے۔

اسرائیل کی ایئرپورٹ پر بمباری، بال بال بچے ڈبلیو ایچ او کے سربراہ

سنا۔ 28 / دسمبر۔ کو یمن کے سنا ایئرپورٹ پر اسرائیل کی جانب سے حملہ کیا گیا جس میں ایئرپورٹ اور بندرگاہ کو نشانہ بنایا گیا۔ اس حملے کے وقت عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے چیف ٹڈروس ایڈہانوم گیبریئس ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ وہ یمن میں اقوام متحدہ کے ملازمین کی رہائی کے لیے بات چیت کرنے آئے تھے۔ ان کے ساتھ ایک وفد بھی تھا اور وہ صنعاء سے روانہ ہونے والے تھے جب یہ حملہ ہوا۔ ڈبلیو ایچ او کے چیف نے اس واقعہ کی تفصیل سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ حملے کے دوران ان کے طیارے کے عملے کے ایک رکن کو زخمی ہوگیا لیکن خوش قسمتی سے وہ خود اور ان کے ساتھ موجود تمام افراد محفوظ رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایئرپورٹ پر حملے کے بعد کچھ عمارتیں تباہ ہوگئیں، جن میں ایئرپورٹ کا کنٹرول ٹاور، روانگی لاؤنج اور رن وے شامل ہیں۔ ایئرپورٹ کی فوری مرمت کے بعد ہی ان کے طیارے کو روانہ ہونے کی اجازت ملی۔ ٹڈروس نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ وہ اور ان کے ہمراہ موجود ڈبلیو ایچ او کے دیگر ارکان محفوظ ہیں، تاہم حملے کے نتیجے میں کم از کم دو افراد کی موت کی اطلاع ملی ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں حملے میں جان بحق ہونے والے افراد کے خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ اقوام متحدہ کے کارکنوں کی فوری رہائی کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جب یمن میں گزشتہ چند مہینوں سے حوثی باغیوں نے اقوام متحدہ کے متعدد ملازمین کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ ان ملازمین کی رہائی کے لیے بات چیت کے مقصد سے ٹڈروس یمن پہنچے تھے، اور وہ اسی مشن کو مکمل کرنے کے بعد ایئرپورٹ سے روانہ ہو رہے تھے کہ ان پر بمباری کی گئی۔ یہ حملہ بین الاقوامی سطح پر ایک نئی تنقید کا سبب بن رہا ہے، جس میں یمن میں بڑھتے ہوئے تشویشات اور جنگ کی شدت کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے چیف نے اس واقعے کے بعد بھی اپنے عزم کا اعادہ کیا کہ وہ یمن میں انسانی امداد کی فراہمی کے عمل میں رکاوٹ نہیں آنے دیں گے اور جنگی قیدیوں کی رہائی کے لیے عالمی سطح پر کوششیں جاری رکھیں گے۔

سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کی آخری رسومات کی تیاریاں
آج صبح کانگریس ہیڈ کوارٹر سے آخری سفر شروع ہوگا

نئی دہلی: 27 / ڈسمبر (ایجنسیز) کانگریس کے اعلیٰ پالیسی ساز ادارے، کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیو سی) نے سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جمعہ شام ایک اجلاس طلب کیا ہے۔ یہ اجلاس شام 30:5 بجے کانگریس کے ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوگا، جس میں سی ڈبلیو سی کے اراکین اور خصوصی مدعوین شرکت کریں گے۔ کانگریس کے تنظیمی جنرل سیکریٹری کے سی وینوگوپال نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر ایک پوسٹ میں کہا، ”سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے آج شام 30:5 بجے کانگریس ہیڈ کوارٹر میں سی ڈبلیو سی ممبران کا اجلاس بلایا گیا ہے۔“ وینوگوپال نے مزید بتایا، ”منموہن سنگھ جی کا جسد خاکی آج ان کی رہائش گاہ 3، موتی لال نہرو مارگ پر رکھا جائے گا تاکہ لوگ وہاں پہنچ کر ان کے آخری دیدار کرسکیں۔ کل، 28 دسمبر کو صبح 8 بجے، ان کے جسد خاکی کو اے آئی سی سی ہیڈ کوارٹر لایا جائے گا اور صبح 30:8 سے 30:9 بجے تک عوام اور کانگریس کارکنان انہیں خراج عقیدت پیش کرسکیں گے۔“ کانگریس پارٹی کے مطابق منموہن سنگھ کی آخری رسومات کی تقریب کل صبح 30:9 بجے اے آئی سی سی ہیڈ کوارٹر سے شروع ہوگی، اور ان کا جسد خاکی شمشان گھاٹ تک لے جایا جائے گا۔ منموہن سنگھ کا انتقال جمعرات کی رات ہوا تھا۔ وہ 92 برس کے تھے اور کئی سالوں سے صحت کے مختلف مسائل کا سامنا کررہے تھے۔ ان کی رحلت پر کانگریس پارٹی سمیت ملک بھر میں غم و افسوس کا اظہار کیا جارہا ہے۔

الوارجن، ورچول طریقہ سے نامپلی عدالت میں حاضر

حیدرآباد: سندھیا تھیٹر بھگدڑ کیس میں فلم اداکار الوارجن جمعہ کے روز ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ نامپلی عدالت میں پیش ہوئے۔ 4 دسمبر کو پشپا۔2 فلم کے پریمیر شو کے دوران سندھیا تھیٹر میں بھگدڑ جس میں ایک خاتون ہلاک اور اسکا بیٹا شدید زخمی ہوگیا تھا۔ کے بعد الوارجن کو ان کے خلاف درج کیس میں 13 دسمبر کو گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے انہیں 14 دنوں تک عدالتی تحویل میں دے دیا تھا۔ تاہم اس کیس کے 11 ویں ملزم الوارجن کو دوسرے دن ضمانت پر چنچل گوڑہ جیل سے رہا کردیا گیا۔ 14 دنوں کی عدالتی تحویل کی میعاد 27 دسمبر کو ختم ہونے پر فلم اداکار الوارجن کو مزید کارروائی کیلئے عدالت میں پیش کیا گیا۔ اداکار کے وکلا نے الوارجن کو ورچول طریقہ سے پیش ہونے کی عدالت سے اجازت طلب کی۔ وکلا نے بتایا کہ اگر الوارجن شخصی طور پر عدالت میں حاضر ہوتے ہیں تو احاطہ عدالت میں بھیڑ جمع ہونے کا خدشہ ہے۔ جس کے بعد اداکار، ورچول طریقہ سے عدالت میں پیش ہوئے۔

لشکر طیبہ کے ڈپٹی چیف عبدالرحمن مکی کا دورۂ قلب سے انتقال
26 / 11 کے ممبئی حملوں میں آیا تھا نام

ممبئی: 27 / ڈسمبر (ایجنسیز) ممبئی میں 26 / 11 حملوں کے ماسٹر مائنڈ اور لشکر طیبہ کے ڈپٹی چیف عبدالرحمن مکی کا پاکستان میں انتقال ہوگیا ہے۔ یہ خبر پاکستانی ٹی وی چینلز پر دی جارہی ہے اور بتایا جارہا ہے کہ انتقال دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ عبدالرحمن مکی لشکر طیبہ کا مطلوب دہشت گرد تھا جو کہ رشتہ میں حافظ سعید کا سالا بھی تھا۔ جو خبریں سامنے آرہی ہیں اس میں بتایا جارہا ہے کہ عبدالرحمن گزشتہ کچھ دنوں سے بیمار تھا اور لاہور کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں اس کا علاج چل رہا تھا۔ واضح رہے کہ مئی 2019 میں عبدالرحمن مکی کو پاکستان میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اسے لاہور میں نظر بند کیا گیا۔ 2020 میں ایک پاکستانی عدالت نے اسے ٹیر رفنڈنگ سے جڑے معاملوں میں بھی قصوروار ٹھہرایا اور تاحیات قید کی سزا سنائی تھی۔ جنوری 2023 میں اسے اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل (یو این ایس سی) کی طرف سے عالمی دہشت گرد قرار دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ مئی 2019 میں عبدالرحمن مکی کو پاکستان میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اسے لاہور میں نظر بند کیا گیا۔ 2020 میں ایک پاکستانی عدالت نے اسے ٹیر رفنڈنگ سے جڑے معاملوں میں بھی قصوروار ٹھہرایا اور تاحیات قید کی سزا سنائی تھی۔ جنوری 2023 میں اسے اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل (یو این ایس سی) کی طرف سے عالمی دہشت گرد قرار دیا گیا تھا۔ جب ممبئی میں 26 نومبر 2008 کو دہشت گردانہ حملہ ہوا تھا تو اس کے بعد عبدالرحمن مکی کا اس میں نام سامنے آیا تھا۔ اس نے حملوں کے لیے دہشت گردوں کو فنڈ مہیا کرایا تھا۔ اس حملے میں 166 لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اس حملے کے خلاف ہوئی فوجی کارروائی میں مجموعی طور پر 9 دہشت گرد بھی ہلاک ہوئے تھے۔ ایک دہشت گرد عامر اجمل قصاب کو زندہ پکڑ لیا گیا تھا، جس نے کئی راز اگلے تھے۔ ممبئی دہشت گردانہ حملوں کے علاوہ عبدالرحمن مکی لال قلعہ پر ہوئے حملے میں بھی شامل ہونے کے سبب ہندوستانی سیکورٹی ایجنسیوں کی رڈار پر تھا۔ لال قلعہ پر حملے کا واقعہ 22 دسمبر 2000 کو انجام دیا گیا تھا۔

ڈالر کے مقابلے روپے میں سب سے بڑی گراوٹ درج
46 پیسے ٹوٹ کر اب تک کی سب سے نچلی سطح 85.73 پر پہنچا

ممبئی: 27 / ڈسمبر (ایجنسیز) امریکی کرنسی ڈالر کے مضبوط ہونے اور بیرون ملکی پونجی کے مستقل باہر جانے کے سبب جمعہ کو شروعاتی کاروبار میں روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے 46 پیسے ٹوٹ کراب تک کی سب سے نچلی سطح کے اپنی ریکارڈ ڈیلی سطح پر آگیا۔ اس سے قبل دو کاروباری سیشن میں اس میں 13 پیسے کی گراوٹ آئی تھی۔ اس درمیان 6 کرنسیز کے مقابلے ڈالر کی طاقت کی پیمائش والا ڈالر انڈیکس 04.0 فیصد بڑھ کر 93.107 پر کاروبار کررہا تھا، جبکہ امریکی ٹریزری پر حاصل مین اضافہ ہورہا تھا اور 10 سالہ بانڈ 50.4 فیصد کے آس پاس تھا۔ عالمی تیل پیمانہ برینٹ کروڈ وعدہ کاروبار میں 07.0 فیصد بڑھ کر 31.73 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گیا۔

(آل ٹائم لو) 73.85 روپیہ پر پہنچ گیا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ اب تک روپے میں ایک دن کی سب سے بڑی گراوٹ ہے۔ ماہرین کے مطابق ماہ اور سال کے آخر میں ادائیگی سے متعلق ذمہ داریوں کے لیے امپورٹرس کی طرف سے ڈالر کی بڑھتی طلب کے درمیان ڈالر کی مضبوطی کے سبب مقامی یونٹ پر دباؤ پڑا۔ حالانکہ عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں نرمی اور گھریلو ایکویٹی بازاروں میں مثبت اشاروں نے ہندوستانی یونٹ میں گراوٹ کو محدود کردیا۔ انٹر بینک بیرون ملکی کرنسی ریگولیٹری مارکیٹ میں روپیہ کمزور رخ کے ساتھ 31.85 پر کھلا اور جلد ہی گر کر 35.85 کی اپنی اب تک کی سب سے نچلی سطح پر پہنچ گیا، جو گزشتہ کل بند والی سطح سے 8 پیسے کی گراوٹ تھی۔ روپیہ جمعرات کو ڈالر کے مقابلے 12 پیسے ٹوٹ کر 27.85

ڈاکٹر منموہن سنگھ کی یاد میں ’اسمارک‘ قائم کرنے کی ملکارجن کھڑگے کی خواہش

نئی دہلی: 27 / ڈسمبر (ایجنسیز) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی آخری رسومات اور ان کی یاد میں اسمارک قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس سلسلے میں پیش قدمی کرتے ہوئے انھوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو خط بھی لکھا ہے۔ اس خط میں انھوں نے کہا ہے کہ سرکاری اعزاز کے ساتھ آخری رسومات ادا کرانا اور اسمارک (یادگار) قائم کروانا ہی ڈاکٹر منموہن سنگھ کو سچا خراج عقیدت ہوگا۔ اس خط کو کانگریس نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر شیئر کیا ہے اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ ”آج کانگریس صدر کھڑگے نے وزیر اعظم جی اور وزیر داخلہ سے فون پر بات کرکے اور ایک خط لکھ کر انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے پرزور گزارش کی کہ ہندوستان کے لائق بیٹے سردار منموہن سنگھ جی کی آخری رسومات و میموریل قائم کرنا ہی ان کو سچا خراج عقیدت ہوگا۔“ اس خط کے ذریعہ کھڑگے نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر منموہن کی آخری رسومات ایسی جگہ ادا کی جائیں جہاں اسمارک قائم کیا جاسکے۔ حالانکہ مرکزی وزارت داخلہ نے جو نوٹیفکیشن جاری کیا ہے، اس کے مطابق سرکاری اعزاز کے ساتھ رسومات ضرور ادا کی جائیں گی، لیکن اس میں اسمارک سے متعلق کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ کے اس عمل پر کانگریس لیڈر بی وی سرینواس نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا ہے کہ ”یہ ایک افسوسناک فیصلہ ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی پوری زندگی اس ملک کے لیے وقف رہی، ان کے کیے گئے کام اس ملک کی اٹوٹ وراثت ہیں۔ وزیر اعظم مودی جی، ایک دن سب کو جانا ہے، لیکن ایسے عظیم لوگوں کے ساتھ یہ تفریق آمیز رویہ بے حد شرمناک ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے نام سے اسمارک بننا چاہیے اور اسی جگہ ان کی آخری رسومات ادا ہونی چاہئیں، نہ کہ نگم بودھ گھاٹ پر۔“ ساتھ ہی انھوں نے گزارش کی ہے کہ ”یہ فیصلہ واپس لیجیے، اپنے فرائض کو انجام دیجیے۔“ دراصل مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے جو جانکاری دی گئی ہے اس کے مطابق سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی آخری رسومات ہفتہ کی صبح 45.11 بجے نگم بودھ گھاٹ، نئی دہلی میں ادا ہوں گی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وزارت دفاع کی طرف سے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو پورے فوجی اور سرکاری اعزاز کے ساتھ آخری رسومات کا انتظام کرنے کی گزارش کی گئی ہے۔

مساجد و معابد اور اوقاف کے تحفظ کے لیے ہر طرح کی جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اہم فیصلہ، جدید ممبر سازی کا اعلان: صدر جمعیۃ علماء ہند

نئی دہلی: 27 دسمبر: (راست) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس مولانا محمود اسعد مدنی، صدر جمعیۃ علماء ہند کے زیر صدارت بمقام مدنی ہال، آئی ٹی او، نئی دہلی منعقد ہوا، جس میں ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ صورت حال، سنبھل سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں مساجد و درگاہوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں اور عبادت گاہ ایکٹ اور وقف ترمیمی بل جیسے سلگتے ہوئے مسائل پر تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا اور اہم فیصلے کئے گئے۔ ساتھ ہی نئے ٹرم کے لیے جمعیۃ علماء ہند کی جدید ممبر سازی کا بھی اعلان ہوا۔ اجلاس میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی سمیت ملک بھر سے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے ارکان و مدعوئین خصوصی شریک ہوئے اور ملک میں الگ الگ علاقوں میں ہورہے واقعات و مسائل پر روشنی ڈالی اور اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ اس موقع پر اپنے صدارتی کلمات میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ ملک کی موجودہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے۔ نفرت کے بڑھتے ہوئے ماحول نے نہ صرف امن وامان کے لیے خطرہ پیدا کیا ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔ مزید برآں میڈیا کی جانب سے الزام تراشی نے آگ میں گھی کا کام کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں منظم طریقے سے کام کرنا ہوگا تاکہ نہ صرف ان خطرات کا سامنا کیا جاسکے بلکہ اپنے بنیادی آئینی حقوق کی بھی مؤثر حفاظت کی جاسکے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارا موقف ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ فرقہ پرستی کا جواب فرقہ پرستی سے نہیں دیا جاسکتا۔ تاہم معاشرے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا معقول اور مدلل جواب دینا بھی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ اپنے کردار اور عمل کے ذریعے نہ صرف اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرے بلکہ برادران وطن کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرے۔ مجلس عاملہ نے ایک اہم فیصلے میں جمعیۃ علماء ہند کے نئے ٹرم 2024-27 کی ممبر سازی اور انتخابات کا بھی اعلان کیا۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ سرکلر جاری ہونے کی تاریخ سے لے کر یکم اپریل 2025ء تک ممبر سازی ہوگی۔ یکم اپریل تا 31 مئی 2025ء مقامی و ضلعی یونٹوں کا انتخاب ہوگا اور یکم جون تا 30 جون 2025ء صوبائی یونٹوں کے انتخابات ہوں گے۔ اس عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی نے کہا کہ جمعیۃ ایک دستوری اور جمہوری جماعت ہے۔ تین سالہ ٹرم مکمل ہونے پر نئے ٹرم کے انتخاب سے قبل پورے ملک میں ممبر سازی کی جاتی ہے اور پھر مقامی یونٹ سے لے کر صوبائی یونٹوں کا انتخاب ہوتا ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے خاص طور پر اس امر پر زور دیا کہ حقیقی ممبر سازی ہونی چاہیے، تعداد بڑھانے کے لیے کسی بھی طرح کی مبالغہ آرائی یا غلط بیانی قابل قبول نہیں ہوگی، نیز انتخابات میں جمہوری تقاضوں کا پورا لحاظ برتا جانا چاہیے، مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کا ٹرم مکمل ہو چکا ہے، گزشتہ ٹرم میں ہماری 6800 مقامی یونٹیں تھیں، اس بار پورے ملک میں زیادہ سے زیادہ یونٹ بنانے کا عزم ہے۔ اجلاس مجلس عاملہ نے جمعیۃ علماء ہند کی فعالیت اور دائرہ کار میں ترقی کے لیے ایکٹو ممبر کی تعداد بڑھانے پر بھی زور دیا۔ اجلاس مجلس عاملہ نے مختلف احوال کے جائزے کے بعد سنبھل میں پیش آمدہ افسوسناک واقعہ اور ملک کے مختلف علاقوں میں مساجد و درگاہوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں اور عبادت گاہ ایکٹ اور وقف ترمیمی بل پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں حکومت کو عدالت میں جلد از جلد مستحکم موقف اختیار کرنا چاہیے تاکہ ملک میں سنبھل جیسا واقعہ رونما نہ ہو۔ جمعیۃ علماء ہند ملک میں امن وامان کے تحفظ کے نظریے سے اس مسئلے کو دیکھتی ہے، اس لیے عدالت میں بھی اس مسئلے کا پوری قوت سے دفاع کرے گی۔ مجلس عاملہ نے وقف ترمیمی بل پر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے کی گئی جدوجہد کا جائزہ لیا اور اطمینان کا اظہار کیا، نیز سبھی ریاستی یونٹوں کو ہدایت دی کہ اوقاف بالخصوص مساجد کے تحفظ کے لیے جدوجہد تیز کریں۔ مجلس عاملہ نے اپنے فیصلے میں یہ طے کیا کہ ماہ فروری 2025ء میں متحدہ قومیت کے عنوان سے ایک اجلاس منعقد کیا جائے تاکہ اس حقیقت کو اجاگر کیا جاسکے کہ وطنی اور ملکی اشتراک میں مسلمان برادران وطن سے کئی معنوں میں آگے ہیں اور اسی نظریے کی بنیاد پر مسلمانوں کی اکثریت نے اس ملک میں بسنے کو ترجیح دی اور وطن عزیز کی عظمت و توقیر کے لیے بیش بہا خدمات انجام دیں اور لگاتار دے رہے ہیں۔ مجلس عاملہ نے تعلیم کے سلسلے میں صدر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے پیش کردہ کئی اہم تجاویز پر غور کیا، جس میں اسلامی ماحول میں معیاری انگلش میڈیم اسکول، دینی مدرسوں میں کوچنگ سینٹر کا قیام، مسلمانوں کے زیر انتظام اسکولوں میں دینی مضامین کی شمولیت، ہندی اور مقامی زبانوں میں اسلامی علوم اور ہاسٹلز کے قیام شامل ہیں اور مجلس عاملہ نے اس بات کو منظوری دی کہ لڑکیوں کی تعلیم کے لیے کیا کیا انتظامات کیے جائیں، اس پر ماہرین تعلیم کا ایک ورکشاپ منعقد کیا جائے۔ اجلاس میں کئی اہم شخصیات بالخصوص صدر جمعیۃ علماء یوپی حضرت مولانا عبدالرب اعظمیؒ، حضرت مولانا علامہ قمرالدین گورکھپوریؒ استاذ دارالعلوم دیوبند اور اہلیہ محترمہ حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی کے وصال پر دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس دیر شب مولانا مفتی محمد راشد اعظمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی دعاء پر ختم ہوا۔ ابتداء میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے سابقہ کارروائی کی خواندگی کی، مجلس کا آغاز مولانا شمس الدین بجلی کی تلاوت سے ہوا۔ اجلاس میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کے علاوہ مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا مفتی احمد دیولہ نائب صدر جمعیۃ علماء ہند، مولانا رحمت اللہ میر کشمیری، نائب امیر الہند مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری، مولانا حافظ ندیم صدیقی مہاراشٹر، مفتی افتخار احمد قاسمی، مولانا شمس الدین بجلی، مولانا مفتی محمد راشد اعظمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا عبداللہ معروفی دارالعلوم دیوبند، حاجی محمد ہارون مدھیہ پردیش، مولانا مفتی رفیق احمد مظاہری گجرات، مولانا محمد عاقل گڑھی دولت، مفتی محمد جاوید اقبال کشن گنج، مولانا نیاز احمد فاروقی ایڈووکیٹ، مولانا کلیم اللہ خاں قاسمی، مولانا محمد ابراہیم کیرالہ، مولانا عبدالقدوس پالن پوری، حافظ پیر خلیق احمد صابر حیدرآباد، حافظ عبیداللہ بنارس، مولانا یحییٰ کریمی میوات، مولانا عبدالقادر آسام، مولانا حبیب الرحمن الہ آباد، حاجی حسن احمد چنئی، شریک ہوئے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
28 Dec. 2024

ہم صرف دعا سے کام لینا چاہتے ہیں!

تحریر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاوید اختر بھارتی

ایک پروگرام میں ایک مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زمانہ کی گردش اور الٹ پھیر خدائی نظام ہے قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں تاریخ کا حصہ رہی ہیں لہٰذا ہمیں موجودہ حالات میں مایوس اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اپنا احتساب کرنے کے ساتھ دعا کے ذریعے رب کائنات سے مدد و نصرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے،، ہمیں اس بات پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ کون سے اسباب رہے جن کے سبب ہم اللہ کے گھر سے محروم کر دیئے گئے (شائد اشارہ بابری مسجد کی طرف تھا) ہمیں مسجدوں کی حالت پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جس طرح سے ہم اللہ کے گھر کی تعمیر کے لئے فکر مند ہیں اسی طرح ہمیں اس کے گھر کو آباد رکھنا چاہئے اور آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے،، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دعا کرنا چاہئے کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ پہلے مومن بننا ہوگا اور آج مسلمانوں کے جو حالات ہیں اس کے تناظر میں تو واضح ہوتا ہے کہ مومن اور مسلمان میں فرق ہے کیونکہ مومنانہ کردار میں کسی کے ساتھ حق تلفی کی گنجائش نہیں ہے، ذات برادری کا کھیل کھیلنے کی بھی گنجائش نہیں ہے، فرقہ فرقہ کھیلنے کی بھی گنجائش نہیں ہے، جھوٹ بولنے کی گنجائش نہیں ہے، تجارت میں دھوکا دینے کی گنجائش نہیں ہے، کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی گنجائش نہیں ہے، برہمنیت اور پاپائیت کی گنجائش نہیں ہے، مساوات سے منہ موڑنے کی گنجائش نہیں ہے، مہنگی مہنگی قالینوں پر سونے کی بھی گنجائش نہیں ہے، مزدوروں کا حق مارنے کی گنجائش نہیں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ سیاست کو شجر ممنوعہ سمجھنے اور ماننے کی بھی گنجائش نہیں اب دل پر ہاتھ رکھیں چاہے آنکھیں بند کر کے تصورات کی دنیا میں کھو کر جائزہ لیں یا آنکھیں کھول کر جائزہ لیں پھر دیکھیں کہ مذکورہ عادات اور نظریات اور یہ ناسور نما بیماریاں ہمارے اندر ہیں کہ نہیں؟ اگر ہیں تو کیا یہ رہتے ہوئے ہم کامیاب ہو سکتے ہیں؟ اگر کامیاب ہو سکتے تو آج پوری دنیا میں مسلمان ذلیل و رسوا نہیں ہوتا،، قرآن نے مومنوں کے لئے کہا ہے کہ تم غمزدہ نہ رہو تمہیں سربلند رہو گے، تم ہی کامیاب رہو گے مگر شرط یہ ہے کہ مومن بنو،، اس آیت میں مسلمین نہیں مومنین کہا گیا ہے،، اور جہاں تک بات دعا کی ہے تو خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودی، پیٹ پر پتھر باندھا، میدان بدر میں صفیں لگوائیں اس کے بعد دعائیں کی ہیں اور آج کا مسلمان ہاتھ پر ہاتھ دھرے معجزے کا انتظار کر رہا ہے غیبی مدد کا انتظار کر رہا ہے یہ بھول رہا ہے کہ تخلیق کائنات کا سہرا جن کے سر ہے اس مقدس ہستی نے ہر میدان میں، ہر شعبے میں عمل کی انتہا کر دی ہے تب ہم کو اسلام ملا ہے ہم کو بنا بنایا ہوا دین ملا ہے اور ایسا لائحہ عمل مرتب کر کے ملا ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا ہماری ٹھوکروں میں ہوگی اور وہ لائحہ عمل محسن انسانیت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ ہے، آپ کی حیات طیبہ ہے اور خدمات طیبہ ہے،، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے جھرمٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں ایک یہودی کی میت کاندھوں پہ اٹھائے لوگ لے جا رہے ہیں نبی پاک بیٹھے تھے کھڑے ہو گئے صحابہ کرام نے کہا کہ یا رسول اللہ مرنے والا یہودی تھا پھر آپ کیوں کھڑے ہو گئے تو نبی پاک نے جواب دیا کہ آخر وہ انسان تو تھا ایک انسان کی میت کاندھوں پر دیکھ کر میں کھڑا ہو گیا اور آج یہ کام مسلک کے نام پر بھی کرنے کا پیغام دینے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں اور نہیں تو میت رکھ کر نماز جنازہ ادا کرنے سے قبل بعض فرقہ پرست مولوی اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے علاوہ کسی اور مسلک سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص جنازے میں شامل ہو تو فوراً نکل جائے،، اور جب ماحول ہنگامہ خیز ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد ہونا چاہئے اس دوہرے معیار کا محاسبہ کب ہوگا؟ آج کا مسلمان صرف اپنا کاروباری محاسبہ کرتا ہے وہ بھی اس بنیاد پر نہیں کہ ہمارا کاروبار اسلامی تعلیمات و احکامات کے مطابق چل رہا ہے کہ نہیں بلکہ اس بنیاد پر کرتا ہے کہ سال بھر میں ہمارا نفع ہوا یا نقصان ہوا، حالانکہ اسلامی تعلیمات و احکامات کے مطابق کاروبار کرنے میں ہی نفع ہے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ کرنا ہوگا واضح رہے کہ جھوٹ بولنے سے اللہ کی ذات پر بھروسہ ہو ہی نہیں سکتا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کا مال لے کر ملک شام گئے تھے تو اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے گئے تھے اور اتنا فائدہ ہوا کہ اس سفر کا ذکر کرنے کی بنیاد پر بھی ثواب ملتا ہے،، اور ہمارا تجارت کے معاملے میں کیا حال ہے ہم خود اندازہ لگا سکتے ہیں ہمارے اندر تو اب اتنی ہمت ہو چکی ہے کہ ہم یہاں تک کہتے ہیں کہ بغیر جھوٹ بولے کام ہی نہیں چل سکتا کیا آج کے کسی انسان یا کسی مسلمان کا کاروبار حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاروبار سے بڑھ کر ہے؟ مگر نہیں ہم نے آسان راستہ اختیار کر لیا ہے،، کن وجوہات و اسباب کی بناء پر پہلے کے مسلمان کامیاب تھے اس کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے، ان کا ایمان پختہ تھا، دل حب نبی سے روشن تھا، اطیعواللہ و اطیعوالرسول ان کا شیوہ تھا اور ہم نے حب نبی نعروں تک محدود کر دیا، قرآن و حدیث جلسوں تک محدود کر دیا، سننے اور سنانے تک محدود کر دیا، بزرگان دین کی تعلیمات پر عمل کرنے کے بجائے عرس و لنگر تک محدود کر دیا، سنت کھانے پینے و پکوان تک محدود کر دیا، شادی بیاہ، دعوت و نکاح نمائش و دیکھاوا میں تبدیل کر دیا اور سیاسی سوچ و نظریہ صرف ووٹ دینے تک محدود کر دیا،، کبھی دل پر ہاتھ رکھ کر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ پچیس سال کی عمر میں کنوارے ہو کر چالیس سالہ بیوہ سے نکاح کرنا بھی سنت ہے، تحفے تحائف کی شکل میں کہیں سے سونا چاندی بھی آ جائے تو اسے غریبوں میں تقسیم کرنا بھی سنت ہے، حق و باطل کے مابین لڑائی میں خندق کھودنا بھی سنت ہے، بھوک و پیاس کی شدت کے عالم میں شکوہ نہ کر کے پیٹ پر پتھر باندھنا اور سجدہ شکر ادا کرنا بھی سنت ہے اور مال غنیمت کا اپنا حصہ یتیموں کو دیدینا بھی سنت ہے حتیٰ کہ سیاست کرنا اور امانت دارانہ مشورہ دینا بھی سنت ہے،، ہم نے سمجھ لیا کہ بس کھجور کھانا سنت ہے، کھانے کے بعد میٹھا کھانا سنت ہے اور دعوت کھانا سنت ہے ارے دین کی دعوت دینا بھی سنت ہے اور دین کی دعوت دینے میں لاکھ دشواریاں آئیں ان سے پیچھے نہ ہٹنا بھی سنت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام مخلوقات بنایا مگر انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا جبکہ جن و ملک کو بھی یہ درجہ نہیں دیا اور مسلمانوں کے لئے مزید خوش قسمتی کی بات ہے کہ خاتم الانبیاء کی امت ہیں کہ جس کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اۓ اللہ مجھے خوشی ہوتی اور فخر ہوتا کہ تو مجھے نبی نہ بناتا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی بناتا،، انسان ہونے کی بنیاد پر ہم اشرف المخلوقات اور مسلمان ہونے کی بنیاد پر ہم خیر امت خود قرآن اعلان کر رہا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ہماری رہبری کے لئے رب کا قرآن ہے اور نبی کا فرمان ہے اور یہ مکمل ضابطۂ اسلام بھی ہے اور ضابطۂ حیات بھی ہے مشعل راہ بھی ہے اور ذریعۂ نجات بھی ہے پھر بھی ہم آج ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور ذلیل و خوار ہونے کے باوجود بھی صرف ایک معاملے کے علاوہ کسی معاملے میں محاسبہ نہیں کرتے یہاں تک کہ ہم کسی سیاسی پارٹی کو ووٹ دینے کے بعد پانچ سال گزر جانے پر دوبارہ ووٹ دیتے ہیں مگر محاسبہ نہیں کرتے ہیں کہ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا،، ادھر چالیس سال میں ملک کے آئین کے ذریعے حاصل اختیارات کے نتیجے میں دبے کچلے لوگوں کی زندگی سنور گئی، اقتدار میں حصہ داری مل گئی اور اقتدار کا مزا چکھ لیا ان کی سیاسی شناخت قائم ہو گئی اور ہم حاشیے پر بھی کہیں نظر نہیں آتے آخر اس کا محاسبہ کب کیا جائے گا؟ اس درد کو محسوس کیا تھا مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی نے اور ان کا مضبوط قول اور مضبوط خلاصہ خطاب یہی ہوا کرتا تھا کہ مسلمانوں کو پنجوقتہ نماز کا پابند بنا دیا جائے اور تہجد گزار بھی بنا دیا جائے لیکن اس کے سیاسی شعور کو بیدار نہیں کیا گیا اور وہ سیاسی طور پر بیدار نہیں ہوا تو ممکن ہے کہ مستقبل میں وہ اپنی جائے نماز کا بھی تحفظ نہ کر سکے،، آج نتائج ہمارے سامنے ہیں اور آج بھی ہم آسان راستے کی تلاش میں ہیں کبھی نتیش کمار کی طرف دیکھتے ہیں تو کبھی چندرا بابو نائیڈو کی طرف دیکھتے ہیں،، کبھی اکھلیش یادو کے سر پر پگڑی باندھتے ہیں تو کبھی راہل گاندھی کے سر پر پگڑی باندھتے ہیں لیکن خود اپنے سر پر، اپنے سماج کے سر پر پگڑی باندھنے پر غور نہیں کرتے جبکہ آئین نے ووٹ مانگنے کا، ووٹ دینے کا، ووٹ لینے کا اور سیاسی پارٹی بنانے کا حق سب کو دیا ہے،، اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنا دینی، سماجی، معاشی، تعلیمی، معاشرتی اور سیاسی محاسبہ کریں اور یاد رکھیں موجودہ دور کے سارے مسائل سیاسی ہیں اور سیاست سے ہی حل ہوں گے۔

شام میں بشارالاسد حکومت کے خاتمے کا اسرائیل پر حماس کے حملوں سے کیا تعلق ہے اور کیا اگلا مرحلہ ایرانی حکومت کا خاتمہ ہو سکتا ہے؟

شام میں بشارالاسد کی حکومت کے اچانک خاتمے کا نا صرف خطے کے ممالک بلکہ بین الاقوامی منظرنامے پر بھی گہرا اثر پڑا ہے۔ اس سے دو بین الاقوامی قوتوں، یعنی ایران اور روس جن کی حمایت اور مدد سے بشارالاسد پچھلے کئی سال سے اپنے ملک میں بغاوت کو دبانے میں کامیاب رہے تھے، کے خطے میں زوال کے بارے میں بھی پتہ چلتا ہے۔ بشارالاسد کے ملک سے فرار اور شام میں عبوری حکومت کے قیام کے بعد بھی تجزیہ کار اسد حکومت کے زوال کے پیچھے کارفرما وجوہات اور اس کے نتیجے میں خطے پر پڑنے والے اثرات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ ماہرین اس کو سمجھنے کے لیے 'بٹرفلائی ایفیکٹ' تھیوری کا سہارا لے رہے ہیں۔ اس نظریے میں بتایا جاتا ہے کہ کیسے دنیا میں رونما ہونے والے واقعات ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ اس کو سمجھانے کے لیے تتلی کے پھڑپھڑانے کی مثال دی جاتی ہے کہ کیسے ایک تتلی کا اپنے پنکھ ہلانا کہیں دور دراز علاقے میں طوفان کا سبب بن سکتا ہے۔

سات اکتوبر: حماس کے اسرائیل پر حملے کے اثرات

سیاسی تجزیہ کار اور سابق اسرائیلی سفارتکار میئر کوہن 'بٹرفلائی ایفیکٹ' تھیوری کا سہارا لیتے ہوئے شام میں بشارالاسد حکومت کے زوال کو حماس کے اسرائیل پر سات اکتوبر کے حملے سے جوڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایرانی حمایت سے یحییٰ سنوار کی قیادت میں کیے جانے والے حملے کا مقصد لبنان میں حزب اللہ کے ساتھ مل کر اسرائیل کے گرد گھیرا تنگ کرنا تھا لیکن ایران خود ہی اس چال کا شکار ہو گیا۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا کہ ایران کے 'مزاحمت کے محور' کا زوال، جس میں حزب اللہ اور حماس شامل ہیں، کسی لڑھکتے برف کے گولے کی مانند ہے جو اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز کو تباہ کر دیتا ہے اور شام میں اسد حکومت کا خاتمہ اِسی کا نتیجہ ہے۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ 'یہ صورتحال بالآخر ایرانی حکومت کے خاتمے کا باعث بنے گی۔' میئر کوہن کا ماننا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اسرائیل، امریکہ اور عرب ممالک کو خطے کے مستقبل کے بارے میں مشترکہ وژن ترتیب دینا ہوگا۔ اُن کا کہنا ہے کہ حالیہ واقعات کا ایران پر گہرا اثر پڑے گا۔ میئر کے مطابق ایران میں بڑے پیمانے پر ہونے والے مظاہرے اس جانب اشارہ ہیں۔ دوسری جانب فلسطین کے مغربی کنارے میں بھی محمود عباس کی حکومت کو ہٹانے کے لیے مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ میئر کوہن کہتے ہیں کہ 'خطرہ ہے کہ مصر میں اخوان المسلمین موجودہ واقعات کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے، ساتھ اُردن میں بھی حکومت کو خطرہ لاحق ہے۔'

گہرے نفسیاتی اثرات

مصنفہ عالیہ ابراہیمی واشنگٹن کی اٹلانٹک کونسل سے بطور محقق منسلک ہیں اور مشرق وسطیٰ کی سیاست پر تجزیہ کرتی ہیں۔ وہ میئر کی اس رائے سے متفق ہیں کہ 7 اکتوبر کے حملے، اسد حکومت کے خاتمے کی وجوہات میں سے ایک ہیں لیکن وہ اُن نفسیاتی اور فوجی اثرات کو زیادہ اہمیت دیتی ہیں جو شامی اپوزیشن کے عروج کا باعث بنے۔ وہ کہتی ہیں کہ 'ہم اسرائیل پر سات اکتوبر کے حملوں اور اسد حکومت کے زوال کے درمیان ایک واضح تعلق دیکھ سکتے ہیں۔' تاہم عالیہ ابراہیمی کی نظر میں دیگر عوامل جنھوں نے بشارالاسد کے زوال میں فیصلہ کن کردار ادا کیا ان میں شام کی معیشت کی تباہی، روس کا یوکرین پر حملہ، ترکی کا اسد حکومت کو لے کر صبر کا ختم ہونا اور سات اکتوبر حملے کے بعد ایران کی طاقت میں کمی شامل ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ 'ایک ایسے وقت میں جب اسد کے مخالفین پہلے سے زیادہ متحد، منظم اور پُرعزم دکھائی دے رہے تھے تو اسرائیل کی حزب اللہ اور شام میں موجود ایران کے پاسداران انقلاب کے خلاف کارروائیوں نے شامی صدر کو مزید کمزور کر دیا تھا۔' عالیہ ابراہیمی کے مطابق سات اکتوبر کو شروع ہونے والے 'بٹرفلائی ایفیکٹ' نے غیر ارادی واقعات کے ایک سلسلے کو جنم دیا تاہم ان کی نظر میں نفسیاتی اثرات کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ 'حماس نے ثابت کیا کہ غالب قوتوں کی بھی کئی کمزوریاں ہوتی ہیں اور طاقت کا توازن کسی بھی وقت پلٹ سکتا ہے۔ شامی باغی شاید اسی سے متاثر تھے اور ایسا خطے کے دوسرے حصوں میں بھی ہو سکتا ہے۔'

مشرق وسطیٰ: ایک پیچیدہ خطہ

سیاسی تجزیہ کار یوو اسٹرن بھی اسد حکومت کے خاتمے اور سات اکتوبر کے حملوں کے درمیان موجود تعلق کو تسلیم کرتے ہیں تاہم وہ اس کو ثابت کرنے کے لیے 'بٹرفلائی ایفیکٹ' تھیوری کے استعمال کے حق میں نہیں۔ اُن کے خیال میں اس سے شام اور خطے میں رونما ہونے والے واقعات کے درمیان تعلق صحیح تناظر میں پیش نہیں ہوتا۔ اسٹرن کے مطابق خطے کے ایک حصے میں پیش آنے والا کوئی بھی واقعہ کسی نہ کسی انداز میں خطے کے دیگر حصوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ 'شام میں ہونے والے واقعات کو اسرائیل، لبنان، فلسطین اور دیگر علاقوں میں ہونے والے واقعات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔' ان کا کہنا ہے کہ خطے میں ملوث تمام قوتوں بشمول ایران، ترکی، امریکہ، اسرائیل، روس اور عرب ممالک کے درمیان چند مشترکہ عوامل پائے جاتے ہیں۔ اسٹرن کا کہنا ہے کہ ان تمام ممالک کا خطے میں ہر جگہ کردار پایا جاتا ہے، جو اس خطے کو بہت پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بٹرفلائی ایفیکٹ کا استعمال وہاں کیا جاتا ہے جہاں واقعات کے درمیان کوئی واضح تعلق موجود نہ ہو۔ اسٹرن کا کہنا ہے کہ اس کے برعکس مشرق وسطیٰ میں پیش آنے والے واقعات کے درمیان براہ راست تعلق پایا جاتا ہے اور ان کا اثر خطہ عرب کے تمام پڑوسی ممالک پر پڑتا ہے۔

بتدریج خاتمہ

ابو دیاب ایک لبنانی محقق ہیں، جو بین الاقوامی تعلقات اور جیو پولیٹکس کے ماہر ہیں۔ وہ سات اکتوبر کے واقعات کے اثرات اور اس کے نتائج میں اسد حکومت کے خاتمے کو نظرانداز نہیں کرتے۔ تاہم وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ اسد حکومت کا خاتمہ اچانک ہی نہیں ہوا بلکہ یہ اس بڑھتی ہوئی عوامی بغاوت کا نتیجہ تھا جس کا آغاز سنہ 2011 میں ہوا تھا اور بعدازاں جس نے پیچیدہ خانہ جنگی کی صورت اختیار کر لی تھی۔ ابو دیاب کہتے ہیں کہ ادلب میں سنہ 2020 سے موجود فوجیں اس لمحے کے لیے تیاری کر رہی تھی اور پھر وہ داخلی، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں کے ساتھ مل گئیں جس نے شامی حکومت کو مزید کمزور کیا۔ اس صورتحال کو بہتر کرنے کی بجائے اسد نے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کا راستہ لیا اور منشیات کے کاروبار میں شامل ہونے سے شام کیپٹاگون بنانے والا بڑا ملک بن گیا۔ اگرچہ شامی فوجیوں کی تنخواہوں کو کم کر دیا گیا، وہاں لاپتہ افراد اور قیدیوں کی صورتحال مزید ابتر ہو گئی اور اس تمام صورتحال نے بھی شامی حکومت کے خاتمے میں کردار ادا کیا۔

اسد کے حامیوں کے درمیان مفادات کا ٹکراؤ

ابو دیاب کا مزید کہنا ہے کہ امریکہ نے اُس وقت اسد حکومت کے مضبوطی سے قائم رہنے میں بلواسطہ کردار ادا کیا تھا جب بشارالاسد نے سنہ 2013 میں کیمیائی ہتھیار استعمال کیے تھے اور اپنے جوہری پروگرام کے لیے ایران سے بات چیت کو ترجیح دی تھی۔ اسرائیل نے بھی اسد حکومت کو گولان کی پہاڑیوں کے حوالے سے 1974 کے علیحدگی کے معاہدے پر قائم رہنے کی وجہ سے دیگر ممالک کی نسبت کم خطرناک تصور کیا۔ اسرائیل نے اس علاقے میں سنی اکثریت کی بجائے اقلیتوں کے ساتھ معاہدے کو ترجیح دی۔ لیکن پھر روس کے یوکرین پر حملے اور ایرانی مدد میں کمی کی وجہ سے شام میں سکیورٹی کے حوالے سے ایک خلا پیدا ہوا۔ ابو دیاب کے مطابق اپنے اقتدار کی بقا کے لیے اسد حکومت کا علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف تنازعات میں کردار جاری رہا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'سابق شامی صدر نے اسرائیل اور ایران کے ساتھ اپنے تعلقات میں توازن لانے کی کوشش کی لیکن انھیں بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑا جس میں وہ کوئی بھی فیصلہ نہ لے پائے۔' ایک اور لحاظ سے دیکھا جائے تو مشرق وسطیٰ میں تیزی سے ہونے والی پیشرفت سے علاقائی اور بین الاقوامی توازن کے علاوہ اسد کے حامیوں میں بھی بڑی تبدیلی سامنے آئی۔ روس اور ایران کی جانب سے اسد حکومت کے ساتھ قریبی تعاون کے باوجود ان دونوں کے درمیان اختلافات برقرار رہے۔ نئی امریکی انتظامیہ کے آنے کے بعد، جو یوکرین میں بحران کے خاتمے میں گہری دلچسپی رکھتی ہے، روس کے لیے ایران کی اس علاقے میں ضرورت ختم ہو گئی اور اس سے اتحاد کو نئی شکل ملی اور اس صورتحال نے اسد حکومت کو ایک مشکل پوزیشن میں ڈال دیا۔

مختلف منظر نامے اور ترکی سب سے بڑا فاتح

آج جب اسد خاندان کے 55 سالہ اقتدار کا خاتمہ ہو گیا ہے تو احمد الشرع ایک نئے روپ میں سامنے آئے ہیں۔ ان کا یہ نیا روپ القاعدہ سے تعلق رکھنے والی ایک جہادی تحریک کے سربراہ سے مختلف ہے۔ احمد الشرع نے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے نئی شامی انتظامیہ کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں۔ وہ سیاسی منظرنامے پر نمایاں ہیں اور داخلی اور خارجی سطح پر یقین دہانیوں پر مبنی پیغامات دے رہے ہیں۔ دمشق میں عبوری حکومت کے اعلان کے ساتھ سفارتی سرگرمیاں اور ہمسایہ ممالک کے وفود کی میزبانی دیکھی جا رہی ہے۔ ایسے میں نمایاں شخصیات بھی دوبارہ سے منظر پر دکھائی دے رہی ہیں خاص طور پر سابق نائب صدر فاروق جو گذشتہ کئی برسوں میں سیاسی منظرنامے سے غائب رہے ہیں۔ اب مستقبل کے بارے میں سوالات زیادہ سنجیدہ اور پیشگوئی کے اعتبار سے زیادہ مشکل ہوں گے۔ جیسا کہ اب ممکنہ صورتحال کیا ہوگی؟ کیا شام میں بیرونی اثر و رسوخ صرف ترکی اور مغرب کی مدد سے اسرائیل تک محدود رہے گا یا پھر مستقبل میں مضبوط عرب اتحاد کا کوئی موقع پیدا ہوگا؟ اس تناظر میں ایران اور اس کے اتحادیوں کی کیا پوزیشن ہو گی؟ یا پھر ہم ایک نئے مشرق وسطیٰ کی شروعات دیکھیں گے؟ مہدی طیب، جو سنہ 2013 میں ایران کے پاسداران انقلاب کے نائب کمانڈر تھے، ایران کے شام کے ساتھ تعلقات کی درست وضاحت کرتے ہوئے اور اسد حکومت کے خاتمے سے تہران کو ہونے والے نقصانات پر بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'اگر ہم نے شام کو گنوا دیا تو ہم تہران کو نہیں بچا پائیں گے۔' اسرائیلی تجزیہ کار یوو اسٹرن کہتے ہیں کہ اسد حکومت کے خاتمے کے بعد خطے میں مزاحمت کے محور پر اس کے منفی اثرات نمایاں طور پر ہوں گے۔ مزاحمت کے اس محور کو قائم رکھنے کے لیے شام سے سپلائی کی گزرگاہیں تھیں جو انتہائی اہمیت کی حامل تھیں اور جب یہ گزرگاہیں بند ہو گئیں تو ایران کے لیے حزب اللہ کو ہتھیار بھجوانا مشکل ہو گیا۔ یوو اسٹرن وضاحت کرتے ہیں کہ اسد حکومت کے خاتمے سے دراصل اسرائیل کو لاحق ایک بڑا اسٹریٹیجک خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ اُن کے خیال میں شام کی فوجی صلاحیتوں بشمول نیوی کی تباہی سے اسرائیل نے اپنا ہدف حاصل کر لیا۔ یوو اسٹرن کے خیال میں شام عراق جیسی کسی صورتحال کی طرف ہی جائے گا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جن ممالک میں فرقہ واریت اور نسلی تنوع ہے جیسا کہ شام، عراق اور یمن، وہاں نیا مستحکم حکومتی سسٹم بنانے میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خطے میں بین الاقوامی مداخلت سے شام کی داخلی صورتحال مزید پیچیدہ ہوگی۔

'شام افغانستان نہیں بنے گا'

ابو دیاب کا خیال ہے کہ اس وقت یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ شام میں یا پھر اس خطے میں آئندہ کیا ہوگا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ یہ احمد الشرع نہیں جو دمشق میں داخل ہو گئے بلکہ یہ جنوب سے ایک اور فورس تھی۔ اس کے باوجود یہ کہا جا سکتا ہے کہ احمد الشرع نے ادلب میں جو کچھ شروع کیا، اس کے ذریعے متحرک آغاز کیا۔ 'اس لیے یہ غیر معمولی ہوگا کہ ہیئت تحریر الشام اکیلے اس ملک پر حکمرانی کرنے کے قابل ہوں گے۔ شام ایسا ملک ہے جو اپنے تنوع کے حوالے سے نمایاں ہے، پھر چاہے وہ سیاسی قوتوں یا فرقہ ورانہ لحاظ سے ہو، مذہبی لحاظ سے یا پھر نسلی اعتبار سے ہو۔' ابو دیاب کہتے ہیں کہ 'ہو سکتا ہے کہ ہم مارچ تک نئی حکومت کا قیام دیکھیں اور شاید آئینی اعلان اور اس کے بعد انتخابات لیکن ہم ایک پیچیدہ اور حساس عبوری مرحلے کی ابتدا میں ہیں، جو پراسراریت سے بھرا ہوا ہے اور اس کے نتائج کیا ہوں گے، درست طور پر اس کی کوئی بھی پیشگوئی نہیں کر سکتا۔' ان پیچیدگیوں کے باوجود ابو دیاب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ شام افغانستان جیسے ماڈل کی طرف نہیں جائے گا۔

430,000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ناسا کے خلائی جہاز نے سورج کے انتہائی قریب پہنچ کر تاریخ رقم کر دی

ربیکا موریل، ایلسن فرانسس

ناسا کے ایک خلائی جہاز نے سورج کے انتہائی قریب پرواز کر کے تاریخ رقم کر دی ہے۔ سائنسدانوں کو جمعرات کو رات 12 بجے سے تھوڑا پہلے پارکر سولر پروب سے ایک سگنل موصول ہوا۔ یہ خلائی جہاز سورج سے خارج ہونے والے انتہائی شدید درجہ حرارت اور بے تحاشہ تابکاری کو برداشت کرتے ہوئے سورج کی بیرونی فضا میں پرواز کر رہا تھا اور اس دوران اس کا زمین سے رابطہ منقطع تھا۔ ناسا کا کہنا ہے کہ اس کا پروب 'محفوظ' ہے اور معمول کے مطابق کام کر رہا ہے۔ یہ سورج کی سطح سے 38 لاکھ میل کے فاصلے پر پرواز کر رہا تھا۔ اس مشن کے ذریعے سائنسدانوں کو یہ جاننے میں بھی مدد ملے گی کہ سورج درحقیقت کیسے کام کرتا ہے۔ ناسا میں ہیڈ آف سائنس ڈاکٹر نکولا فوکس نے بی بی سی کو بتایا کہ 'لوگ صدیوں سے سورج کے بارے میں پڑھتے آ رہے ہیں لیکن آپ کو کسی ماحول کا اصل تجربہ اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک آپ وہاں خود نہ جائیں۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'ہم سورج کے ماحول کا اُس وقت تک تجربہ نہیں کر سکتے جب تک ہم اس کے انتہائی قریب سے نہ گزریں۔' 'پارکر سولر پروب' کو سنہ 2018 میں لانچ کیا گیا تھا اور اس کے بعد سے یہ ہمارے نظام شمسی کے مرکز کی جانب بڑھ رہا ہے۔ یہ پہلے ہی سورج کے پاس سے 21 مرتبہ گزر چکا ہے اور ہر چکر میں یہ اس کے مزید قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ تاہم اب اس نے سورج کے انتہائی پہنچنے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ یہ مشن سورج کی سطح سے 8.3 ملین میل (2.6 ملین کلومیٹر) کے فاصلے پر موجود ہے۔ یہ فاصلہ شاید آپ کو سورج کے اتنا قریب محسوس نہ ہو، لیکن نکولا فوکس اس بارے میں وضاحت کرتی ہیں کہ 'ہم سورج سے 93 ملین میل کی دوری پر ہیں تو اگر ہم سورج اور زمین کو ایک میٹر کی دوری پر رکھیں تو اس وقت 'پارکر سولر پروب' سورج سے صرف چار سینٹی میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یعنی انتہائی قریب۔' 'پارکر سولر پروب' کو 1400 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور شدید تابکاری کو برداشت کرنا پڑے گا جو اس خلائی جہاز میں موجود الیکٹرانکس کو بھی جلا کر راکھ کر سکتا ہے۔ 5.11 سینٹی میٹر (5.4 انچ) موٹی کاربن کی بنی شیلڈ سے اس خلائی جہاز کو محفوظ بنایا گیا ہے اور یہ تیزی سے اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ خلائی جہاز انسانوں کی جانب سے بنائی گئی کسی بھی چیز سے زیادہ تیزی سے حرکت کرتا ہے اور اس کی رفتار 000,430 میل فی گھنٹہ ہے یعنی یہ لندن سے نیویارک تک 30 سیکنڈ سے بھی کم وقت میں پرواز کرنے کے برابر ہے۔

تو سورج کو 'چھونے' کے لیے یہ تمام کوششیں کیوں کی جا رہی ہیں؟

سائنسدانوں کو امید ہے کہ یہ خلائی مشن جب سورج کی بیرونی فضا، جسے کورونا کہتے ہیں، سے گزرے گا تو اس سے ایک طویل معمہ حل ہو پائے گا۔ 'ڈفتھ لیب سٹارز' سے منسلک ماہر فلکیات ڈاکٹر جینیفر میلارڈ کہتی ہیں کہ 'کورونا (سورج کی بیرونی فضا) بہت زیادہ گرم ہے، مگر یہ اتنی گرم کیوں ہے ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں۔' 'سورج کی سطح پر درجہ حرارت 6000 ڈگری سینٹی گریڈ ہے لیکن اس کی بیرونی فضا جسے آپ سورج گرہن کے دوران دیکھتے ہیں، اس کا درجہ حرارت لاکھوں ڈگری تک پہنچ جاتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ سورج کی فضا اتنی گرم کیسے ہو رہی ہے۔' اس مشن کی مدد سے سائنسدانوں کو شمسی ہوا کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔ یہ ہوا چارج شدہ ذرات کے کورونا سے نکلنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ ذرات زمین کے مقناطیسی میدان کے ساتھ ملتے ہیں تو آسمان چمک اٹھتا ہے۔ لیکن اس نام نہاد خلائی موسم سے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں، جیسے کہ پاور گرڈ، الیکٹرانکس اور مواصلاتی نظام کو نقصان پہنچتا ہے۔ ڈاکٹر جینیفر میلارڈ کہتی ہیں کہ 'سورج کے بارے میں سمجھنا، اس پر ہونے والی سرگرمی، موسم، شمسی ہوا یہ سب زمین پر ہماری روزمرہ زندگی کے لیے انتہائی اہم ہیں۔'

چکوال کے گاؤں 'گاہ' کا 'موہنا' جس کے بچپن کے دوست اُس کی راہ ہی تکتے رہ گئے

مصطفیٰ

گاہ کے 'موہنا' نہ رہے۔۔۔ بڑ کے درخت کے نیچے گلی ڈنڈا، کنچے اور کبڈی کھیلتے اُن کے بچپن کے دوست ہی انھیں اس نام سے پکارتے تھے۔ ورنہ جب وہ سنہ 1932 میں برطانوی ہندوستان کے ضلع جہلم کے گاؤں میں کپڑے کے دکاندار گرمکھ سنگھ اور اُن کی اہلیہ امرت کور کے ہاں پیدا ہوئے تو اُن کا نام منموہن سنگھ رکھا گیا تھا۔ اب یہ گاؤں پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے 100 کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع ضلع چکوال کا حصہ ہے۔ جب سنہ 2004 میں منموہن سنگھ انڈیا کے وزیراعظم بنے اور اگلے دس سال اسی عہدے پر رہے اور کئی معاشی اصلاحات کیں، تو گویا شاہ ولی اور راجا محمد علی جیسے گاہ میں رہنے والے اُن کے کئی دوستوں کے لیے ان کے ساتھ گزرے دنوں کی یادیں امڈ آئی تھیں۔ ماہر سماجیات جارج میتھیو اُسی سال (2004 میں) 'گاہ' گئے تھے۔ تب سماجی تنظیم پتن کے نمائندے کے طور پر ڈاکٹر عبدالصبور جارج میتھیو کے ہمراہ تھے۔ مجھ سے بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ 2004 میں سماجی تنظیم پتن نے انڈیا کے ادارے انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز (آئی ایس ایس) کے ساتھ مل کر کونسلرز کے لیے ایکسچینج پروگرام ترتیب دیے تھے جس میں ان کی قیادت میں پاکستانی وفد میں گاہ گاؤں سے ایک کونسلر بھی انڈیا گئے تھے اور وزیراعظم من موہن سنگھ کے لیے گاؤں سے کُھسے بھی بنوا کر لے گئے تھے۔ ان سے ملاقات تو نہیں ہو پائی تھی لیکن یہ دیسی جوتے وزیراعظم ہاؤس کو ہم نے دے دیے تھے۔ سال کے آخر میں آئی ایس ایس سے منسلک جارج میتھیو کونسلرز کا وفد لے کر آئے تھے۔ عبدالصبور نے مجھے بتایا کہ گاؤں والوں نے چائے کے ساتھ جلیبی پیش کی تھی اور من موہن سنگھ کے سکول کے ہیڈ ماسٹر نے ان سے متعلق سکول ریکارڈ دکھایا تھا۔ ٹریبون انڈیا میں لکھے گئے جارج میتھیو کے مضمون کے مطابق یہاں سکول رجسٹر کے مطابق منموہن سنگھ کا نمبر 187 تھا، والد کا نام: گرمکھ سنگھ؛ ذات: [پنجابی کھتری] کوہلی: پیشہ: دکاندار: اور داخلے کی تاریخ 17 اپریل 1937 درج ہے۔ گاؤں میں منموہن سنگھ کے دوست شاہ ولی نے جارج میتھیو کو بتایا کہ 'دو کچے کمروں کے سکول میں تقریباً 100 طالب علم تھے۔' اس سکول کی موجودہ عمارت کئی سال بعد بنی۔ شاہ ولی کا کہنا تھا کہ 'ہمارے استاد دولت رام اور ہیڈ ماسٹر عبدالکریم تھے۔ بچیاں اور بچے اکٹھے پڑھتے تھے۔' ٹریبون پاکستان میں چھپے ایک مضمون کے مطابق اُن کے دوست غلام محمد خان نے خبر رساں اے ایف پی کو بتایا کہ 'موہنا ہماری کلاس کے مانیٹر تھے اور ہم اکٹھے کھیلتے تھے۔' ان کا کہنا تھا 'وہ ایک شریف اور ذہین بچہ تھا۔ ہمارے استاد نے ہمیشہ ہمیں مشورہ دیا کہ اگر ہم کچھ سمجھ نہ پائیں تو ان کی مدد حاصل کریں۔' چوتھی جماعت پاس کرنے کے بعد من موہن اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنے گاؤں سے 25 کلومیٹر دور چکوال چلے گئے اور 1947 میں برطانوی ہندوستان کی انڈیا اور پاکستان میں تقسیم سے کچھ عرصہ قبل امرتسر چلے آئے۔ اور یوں اُن کے گاؤں کے دوست شاہ ولی انھیں پھر کبھی نہ مل سکے۔ البتہ منموہن سنگھ کی دعوت پر ان کے بچپن کے دوست راجا محمد علی سنہ 2008 میں اُن سے ملے تھے۔ بعدازاں سنہ 2010 میں راجا محمد علی کی وفات ہو گئی تھی۔ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق راجا محمد علی نے 'موہنا' کو شال، چکوالی جوتی اور گاہ کی مٹی اور پانی دیا اور بدلے میں انھیں پگڑی اور کڑھائی والی شال تحفے میں ملی۔ اقتدار سنبھالنے کے کچھ ہی عرصہ بعد منموہن سنگھ نے پاکستان کے اس وقت کے حکمران جنرل پرویز مشرف کو خط لکھا جس میں کہا گیا کہ 'گاہ' گاؤں کو ترقی کے لیے مختص کیا جائے۔ ٹائمز آف انڈیا اخبار کے مطابق یکم اپریل 2010 کو ایک غیر معمولی طور پر جذباتی قومی خطاب میں سنگھ نے کہا کہ انھوں نے مٹی کے تیل کے چراغ کی روشنی میں تعلیم حاصل کی ہے کیونکہ ان کے گاؤں میں بجلی نہیں تھی۔ کانپتی آواز میں انھوں نے کہا کہ 'میں آج جو کچھ ہوں تعلیم کی وجہ سے ہوں۔' منموہن سنگھ نے کیمبرج اور پھر آکسفورڈ جانے سے پہلے انڈیا میں معاشیات کی تعلیم حاصل کی تھی۔ سنہ 1991 میں جب وہ انڈیا کے وزیر خزانہ بنے تو معیشت تباہی کے دہانے پر تھی مگر پھر 2007 تک انڈیا نے اپنی بلندترین جی ڈی پی کی شرح نمو (نو فیصد) حاصل کر لی۔ گاہ گاؤں میں منموہن سنگھ کے دیگر دوست منتظر رہے کہ کب وہ پاکستان کا دورہ کریں اور وہ اُن سے ملیں گے کیونکہ انھوں نے پاکستان آنے کی دعوت تو قبول کر لی تھی مگر بوجوہ آ نہ سکے۔ انھیں 'موہنا' کے آنے کی امید اس لیے بھی تھی کہ منموہن سنگھ کی اہلیہ گرشرن سنگھ کا خاندان بھی تقسیم سے پہلے پنجاب کے ضلع جہلم کے گاؤں ڈھکو میں رہتا تھا۔ انڈیا اور پاکستان کے رہنماؤں کا عجب رویہ ہوتا ہے۔ ملنا ہو تو بہانہ ڈھونڈ لیتے ہیں، نہ ملنا ہو تو پاس سے گزرتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے آنکھ نہیں ملاتے۔ 16 واں ساؤتھ ایشیئن ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن (سارک) کا سربراہی اجلاس 2010 میں بھوٹان میں تھا۔ میں جنوبی ایشیا کے صحافیوں کی ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے وہیں پر موجود تھا۔ سارک کے دیگر ممالک سمجھتے ہیں کہ انڈیا اور پاکستان کے مابین تنازعات اور بات چیت نہ ہونا جنوبی ایشیا کی ترقی میں رکاوٹ ہے اور اپنے ان جذبات کا انھوں نے اجلاس میں کُھل کر اظہار کیا۔ شاید اسی لیے سربراہی اجلاس کے میزبان بھوٹان نے دارالحکومت تھمپو کے سارک ولیج میں انڈیا کے وزیراعظم منموہن سنگھ اور پاکستان کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کو ہمالیہ کی بلندیوں میں صحت بخش پہاڑی ہوا کے درمیان زمینی رنگ کے دو منزلہ ولاز میں پڑوسی بنایا گیا کہ شاید آتے جاتے، دن میں کسی وقت ایک دوسرے سے حال احوال ہی پوچھ لیں گے۔ تھمپو کے ایک ٹیبلوئڈ، بھوٹان ٹوڈے کے مطابق سنگھ اور گیلانی کو کم از کم پڑوسیوں کی طرح ملنے پر مجبور کرنے کے لیے 'یہ قدیم، دیہاتی لیکن مؤثر بھوٹانی چال' تھی۔ لیکن دونوں وزرائے اعظم نے یہ 'چال' ناکام بنا دی۔ جنھیں نہیں ملنا تھا، وہ نہیں ملے۔ یہاں تک کہ سارک ممالک کے سربراہان کو ایک روز اصرار کرنا پڑا کہ ڈھلتے سورج میں وہ دونوں ایک جانب کو ٹہل لیں۔ اور پھر سارک پریس ریلیز کے مطابق 'وفود کے قائدین کے اصرار پر پاکستان اور انڈیا کے وزرائے اعظم نے سارک ولیج میں ایک ساتھ چہل قدمی کی اور تبادلہ خیال کیا۔ سارک ولیج میں اپنے اپنے ولا میں واپس آنے سے پہلے وہ کچھ دیر کے لیے ٹہلتے رہے۔' بہرحال پھر منموہن سنگھ اور گیلانی کی ملاقات ہوئی جہاں انھوں نے 'اعتماد' کی بحالی کے لیے بات چیت کے راستے کُھلے رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اپوزیشن بھارتیہ جنتا پارٹی نے سنگھ کی کانگریس کی زیر قیادت انتظامیہ پر پاکستان کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرنے کا الزام لگایا۔ جنوری میں اپنی الوداعی نیوز کانفرنس میں منموہن سنگھ نے انکشاف کیا کہ اُن کی انتظامیہ پرویز مشرف حکومت سے کشمیر پر امن معاہدہ کرنے کے بہت قریب پہنچ چکی تھی لیکن پھر 2008 میں ممبئی میں دہشت گردانہ حملے ہوئے۔ سنگھ کا خیال تھا کہ اگر انڈیا کو اپنی معاشی خواہشات کی تکمیل کرنا ہے تو اس کے لیے کشمیر پر اختلافات کو حل کرنا ہوگا۔ مشرف کے بعد آنے والے صدر آصف علی زرداری سے منموہن سنگھ کی ملاقات نیویارک میں ہوئی۔ سنہ 2011 میں اس وقت کے پاکستان کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کو پنجاب کے شہر موہالی میں کرکٹ ورلڈ کپ کا میچ دیکھنے کی دعوت دی۔ صحافی ابھیک برمن نے لکھا کہ انڈیا نے کرکٹ میں پاکستان کو شکست دی لیکن ایک اور میدان کرکٹ ڈپلومیسی میں انڈیا اور پاکستان دونوں ہی فاتح ہیں۔ وزیراعظم منموہن سنگھ اور ان کے پاکستانی ہم منصب یوسف رضا گیلانی نے کرکٹ میچ اور ڈنر کے دوران میں ایک دوسرے سے بلاتعطل آٹھ گھنٹے بات چیت کی۔

محبانِ اردو گلبرگہ کے زیر اہتمام تقریری مقابلوں کا کامیاب انعقاد

گلبرگہ: 27/دسمبر: (راست) جناب محمد مجیب احمد کنوینر مقابلہ جات کی اطلاع کے بہ موجب طلبہ وطالبات میں اردو زبان وادب کے تئیں رغبت پیدا کرنے اور ان میں مخفی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے مقصد سے، محبانِ اردو گلبرگہ نے ہائی اسکول تا پوسٹ گرائجویشن سطح کے اردو ادبی وتہذیبی مقابلہ جات کا اہتمام کیا ہے۔ اس سلسلے میں گرائجویشن/ڈی ایڈ اور پوسٹ گرائجویشن/بی ایڈ کی سطح کے تقریری مقابلے آج 25/دسمبر کو محبانِ اردو ہال، نزد مسجدِ صالحین، مسلم چوک، گلبرگہ منعقد ہوئے۔ گرائجویشن سطح کے مقابلوں میں نیشنل ویمنس ڈگری کالج کی ٹیم، ٹیم پرائز کی مستحق قرار پائی۔ انفرادی انعامات سیدہ صبا فاطمہ بی بی رضا ڈگری کالج (انعام اوّل)، عرشیہ بیگم، نیشنل ویمنس ڈگری کالج (انعام دوّم) اور قدیر النساء، نیشنل ویمنس ڈگری کالج (انعام سوّم) نے حاصل کیے۔ جب کہ پوسٹ گرائجویشن کے مقابلوں میں شعبہ اردو کے بی این یونیورسٹی کی ٹیم نے ٹیم پرائز حاصل کیا۔ انفرادی انعامات سائرہ بیگم شعبہ اردو کے بی این یونیورسٹی (انعام اوّل)، نوشین فاطمہ، شعبہ اردو گلبرگہ یونیورسٹی (انعام دوم)، ریشماں بیگم (انعام سوم) اور نوشین فاطمہ، شعبہ اردو گلبرگہ یونیورسٹی (ترغیبی انعام) نے حاصل کیا۔ حکم کے فرائض ڈاکٹر غضنفر اقبال، انجینئر خرم عماد سہروردی اور جناب محمد مسیح اللہ رشادی نے انجام دیے۔ ڈاکٹر غضنفر اقبال نے شرکائے مقابلہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ سماجی ذرائع ابلاغ نے انسانی زندگی میں مثبت اور منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ محبان اردو گلبرگہ کے زیر اہتمام تقریری مقابلے میں شعبہ اردو و فارسی جامعہ گلبرگہ اور کے بی این یونیورسٹی کی طالبات نے سماجی ذرائع ابلاغ کے موضوع پر دل نشین اور معلوماتی تقاریر کی ہیں۔ جناب محمد مسیح اللہ رشادی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ایجادات کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ ہر دور میں سائنس و ٹکنالوجی کی ترقی نے انسانی زندگی کو حیرت زدہ کیا ہے۔ انھوں مقابلے میں طلبہ کی صلاحیتوں کی ستائش کرتے ہوئے مبارک باد دی۔ ڈاکٹر پیرزادہ فہیم الدین صدر محبانِ اردو نے کہا کہ طلبہ میں صلاحیتوں کے فروغ اور ان میں حوصلہ واعتماد پیدا کرنے کے ضمن میں اس نوعیت کے مقابلے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تصاویر میں انعام یافتہ طالبات کے ساتھ ڈاکٹر انیس صدیقی نگران کارِ مقابلہ جات، جناب خواجہ پاشاہ انعام دار (نائب صدر)، انجینئر عارف مرزا (شریک معتمد)، ڈاکٹر شمس الدین چودھری (خازن) اور جناب چاند اکبر (معتمد نشر واشاعت) بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

دینی علم سے انسان کی روح اور اس کا دل زندہ ہوجاتا ہے

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مسجد عاشقان رسول شیواجی نگر گوونڈی میں منعقدہ اجلاس سے مولانا عرفان قاسمی کا خطاب

گوونڈی: 27/دسمبر 2024 (پریس ریلیز) علم دین کا سیکھنا ہر مؤمن کے ذمہ فرضِ عین ہے کہ جس سے اسے اللہ کی پہچان ہو، اسی طرح اتنا علم سیکھنا ہر مؤمن کے ذمہ فرضِ عین ہے جو اس کو حرام حلال کی تمیز کرادے، اور یہ علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے جس سے اُسے پاکی ناپاکی کا ادراک ہوجائے۔ اسی طرح وہ شخص جس شعبہ میں کام کررہا ہے یا جس شعبہ کا آدمی ہے، اُس شعبہ سے متعلق اُسے ضروری اسلامی تعلیمات کا علم ہو۔ اسی طرح تمام فرائض اور ضروریاتِ زندگی سے متعلق ضروری مسائل سے آشنا ہو۔ نیز نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ جیسے دین کے بنیادی اعمال کی معلومات اور ان سے متعلق ضروری مسائل کا علم ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی درست خوانی کا اہتمام کرتا رہے اور کم ازکم اس حد تک قرآنِ کریم کی سورتیں یاد کرلے جس سے نماز صحیح ہوسکے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت مولانا محمد عرفان قاسمی صاحب (مبلغ دار العلوم دیوبند) نے جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مسجد عاشقان رسول شیواجی نگر گوونڈی میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ واصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا عرفان قاسمی صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام علم والا دین ہے، اسی لیے اسلام نے ہر مسلمان مرد وعورت پر علم دین حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے، کیونکہ علم کے بغیر کوئی بھی انسان نہ رب کی عبادت کرسکتا ہے اور نہ ہی کامیاب ہوسکتا ہے۔ اسلام نے علم کو کیا اہمیت دی ہے اور اس دینی علم کی ہمیں کتنی ضرورت ہے اور علم سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ کھانا پینا انسان کی بنیادی ضرورت ہے، جس سے وہ زندہ رہتا ہے، لیکن دینی علم سے انسان کی روح کو زندگی ملتی ہے، جس طرح بارش سے مردہ زمین زندہ ہوجاتی ہے ویسے ہی دینی علم سے انسان کی روح اور اس کا دل زندہ ہوجاتا ہے۔ اجلاس کا آغاز مولانا زاہد قاسمی صاحب (نائب مہتمم جامعہ معراج العلوم چیتا کیمپ) کی تلاوت قرآن کریم اور نعتیہ کلام سے ہوا، مفتی محمد عمران قاسمی صاحب (امام وخطیب مسجد عاشقان رسول شیواجی نگر گوونڈی) نظامت کا فریضہ انجام دیا، واضح رہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ممبئی ومضافات میں صوبائی صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہا راشٹر) کی ہدایت کے مطابق سیرت النبی ﷺ اور اصلاح معاشرہ کے پروگرام کامیاب پیمانے پر منعقد کئے جارہے ہیں اور اس میں علماء کرام کے قیمتی خطاب ہورہے ہیں، اس پروگرام میں مولانا اشفاق قاسمی صاحب، مفتی عامر قاسمی صاحب، مولانا بدر الدجی قاسمی صاحب ودیگر شریک تھے۔

سال نو کا جشن منانا اسلام میں منع ہے: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: 27۔دسمبر 2024ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور 32 نے خطبہ جمعہ میں زندگی کے قیمتی لمحات اور ہماری ذمہ داری کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا 2024 کا سال اب ہم سے رخصت ہورہا ہے، 2025 کا سال شروع ہوا چاہتا ہے، یہ ماہ اور سال یہ رات اور دن یہ اوقات اور لمحات کی گردش آنا جانا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے عظیم نشانی ہے، اللہ رب العزت نے ہمیں اس کائنات میں جو بہت سی بے شمار اور ان گنت نعمتیں دی ہیں، ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت وقت ہے، ہماری زندگی ہے، ہماری عمر ہے، آئے دن گذرتے ہوئے یہ لمحات زندگی دن ہفتہ مہینہ سال ان کو ہم کن کر حساب کر کے سمجھتے ہیں، ہماری عمر بڑھ رہی ہے، ہمارے اوقات بڑھ رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے ہماری عمر گھٹ رہی ہے اور ہر لحہ وقت جیسی عظیم نعمت ہمارے ہاتھوں سے نکلتی جاتی ہے، مثل مشہور ہے گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، مولانا نے دوران خطاب فرمایا افسوس ہے آج کے ترقی یافتہ دور میں نادان نئے سال کا جشن مناتے ہیں، رقص وسرور، موج ومستی، شباب وکباب، آتش بازی اور فحاشی کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، یہ سب کا سب عیسائیوں یہودیوں اور دنیا بھر کی بے ایمان قوموں کا ایجاد کیا ہوا عمل ہے، جس میں آج مسلمان بھی ملوث ہیں، عیسائیوں اور یہودیوں کے نقش قدم پر چل کر سال نو کا جشن مناتے ہیں اور بڑے ہی دھوم سے مناتے ہیں یہ بھول جاتے ہیں، آج دسمبر کی 27 تاریخ ہے، کل 28 تاریخ، پرسوں 29 تاریخ، ترسوں 30 تاریخ، بروز منگل 31 دسمبر کی شب 12 بجتے ہی دنیا بھر کی قومیں نیا سال کا جشن مناتے ہوئے انسانیت شرافت، تہذیب وتمدن، شرم وحیا کی ساری حدیں پار کر جاتے ہیں، انہیں کسی چیز کا بھی احساس تک نہیں ہوتا ہے، مسلمانوں کو چاہیے اس موقع پر ان تمام چیزوں سے بچیں، اسلام ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتا، اسلام میں سال نو کا جشن منانا منع ہے، نیا سال کا جشن منانے والو، ذرہ تو سوچو ہم کس نبیؐ کے امتی ہیں، کنؐ سے ہماری نسبت قائم ہے، اسلام نے ہمیں کیا سکھایا ہے، اسلامی تعلیمی اور احکامات ہمارے لیے کیا ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیسا پاکیزہ نظام زندگی اور دستور حیات عطا فرمایا ہے، یہ موقع خوشی و مسرت کا نہیں، یہ موقع تو احتساب کا ہے، غور و فکر کا ہے، زندگی کے گذرے ہوئے ان قیمتی لمحات کو ہم نے کس طرح گذارا ہے، ہم نے کیا پایا اور کیا کھودیا ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا زمانہ اور وقت کی قدر وقیمت کا اندازہ آپ اس سے لگایئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کتنے مقامات پر وقت کی قسم کھائی ہے، کبھی رات اور دن کی قسم کھائی، کبھی رات کیساتھ شفق کی قسم کھائی، کبھی فجر اور اس کے ساتھ دس راتوں کی قسم کھائی ہے، کبھی دن کی روشنی اور رات کے چھاجانے کی قسم کھائی ہے، کبھی خود زمانہ کی قسم کھائی ہے، رات اور دن کی آمد و رفت اور چاند وسورج کے طلوع وغروب سے اوقات کا علم ہوتا ہے، قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ان کا ذکر نعمت کی حیثیت سے کیا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت میں انسانوں سے اس کی عمر کے بارے میں بھی سوال فرمائیں گے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی، جس میں نصیحت حاصل کرنے والے لوگ نصیحت حاصل کرسکیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ہر آدمی سے اس کا سوال کیا جاے گا اس نے اپنی عمر کس کام میں گذاری اور اپنی جوانی کو کس مقصد میں صرف کیا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ راوی ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ غفلت میں مبتلا ہیں، صحت اور فراغت وقت، اللہ تعالیٰ غفلت سے ہماری اور امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے، غیر اسلامی اُمور کو انجام دینے سے ہمیں بچائے، اسلامی تعلیمات اور احکامات پر عمل کی ہمیں توفیق عطا فرمائے، سال نو کی آمد کے موقع پر غیر اسلامی امور سے اللہ تعالیٰ ہم سب کی اور امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ کے سر مرکز میں اقلیتوں کے لیے الگ وزارت قائم کرنے کا تاریخی سہرا سجا ہے

انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین کا تعزیتی بیان

چنئی: 27/دسمبر (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر من موہن سنگھ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ڈاکٹر من موہن سنگھ کے سر مرکز میں اقلیتوں کے لیے ایک الگ وزارت قائم کرنے کا تاریخی سہرا سجا ہے۔ پروفیسر قادر محی الدین نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے دس سال تک انتظامیہ کی اس طرح قیادت کی کہ دنیا نے ہندوستانی جمہوریت کی تعریف کی۔ وہ 26 دسمبر 2024 کی رات 92 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ تمام پیدا ہونے والے مرنے کے پابند ہیں۔ لیکن جنہوں نے اپنی زندگی میں اچھے کام کیے ہیں وہ لوگوں کے ذہنوں میں رہتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ڈاکٹر منموہن سنگھ ہیں۔ ڈاکٹر من موہن سنگھ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ایک مفکر،، امن کے علمبردار اور ماہر اقتصادیات اور باصلاحیت شخصیت تھے، جنہوں نے ہندوستان کی معیشت کو اقتصادی ترقی کی طرف رہنمائی کی جب دنیا معاشی زوال سے پریشان تھی۔ من موہن سنگھ ملنسار شخصیت کے مالک تھے، وہ بلاتفریق سب کے ساتھ بھلائی کرتے رہتے تھے۔ وہ ایک اقلیتی برادری سے ہندوستان کے وزیر اعظم بن کر بھی تاریخ رقم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ بھارت کے مشرقی علاقے میں منی پور آج قتل و غارت گری میں گھرا ہوا ہے۔ یہ بھی ایک یادگار تاریخ ہے کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دور میں مشرقی ہندوستان کی ریاستیں سماجی ہم آہنگی کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن تھیں۔ یہ ایک قابل ستائش تاریخ ہے کہ منموہن سنگھ اس علاقے سے مسلسل راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوتے رہے۔ ان کے پہلے پانچ سالہ دور حکومت میں پارلیمنٹ کے 27 مسلم اراکین جمع ہوئے اور انڈین یونین مسلم لیگ کی قیادت میں وزیر اعظم کو دی گئی درخواست کی بنیاد پر ملک میں اقلیتوں کی وزارت قائم کی گئی۔ عبدالرحمن انتولے پہلے وزیر کے طور پر انچارج تھے۔ ایسا کرنے کا تاریخی سہرا ڈاکٹر منموہن سنگھ کو جاتا ہے۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے اپنے تعزیتی پیغام کے آخیر میں کہا ہے کہ ایک اچھا آدمی چلا گیا! آیئے ہم مرحوم من موہن سنگھ کے لیے دعا کریں اور ہم ان کے سوگوار خاندان سے گہری تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ کے سانحہ ارتحال پر مہاراشٹر کانگریس نے تعزیت پیش کی

ملک بھر میں غم کی لہر، حکومت کا سات روزہ قومی سوگ کا اعلان

ممبئی: 27/دسمبر (آفتاب شیخ) ہندوستان کے سابق وزیر اعظم اور عالمی شہرت یافتہ ماہرِ معیشت ڈاکٹر منموہن سنگھ کے سانحہ ارتحال کی خبر نے پورے ملک کو غمزدہ کردیا ہے۔ انہوں نے 26 دسمبر 2024 کو نئی دہلی کے ایمس اسپتال میں آخری سانس لی۔ ان کے سانحہ ارتحال پر حکومت نے سات روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا ہے، جو 26 دسمبر سے 1 جنوری 2025 تک جاری رہے گا۔ اس دوران قومی پرچم سرکاری عمارتوں اور بھارتی سفارت خانوں میں نیم سرنگوں رہے گا اور کوئی بھی سرکاری تفریحی تقریب منعقد نہیں کی جائے گی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی خدمات، خصوصاً ان کی معیشت کے میدان میں کامیاب قیادت اور عوامی فلاح وبہبود کے لیے کیے گئے اقدامات کو یاد کرتے ہوئے ملک بھر میں تعزیتی پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں۔ اس ضمن میں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے بھی دادر ممبئی میں واقع صدر دفتر تلک بھون میں ایک خصوصی تعزیتی نشست کا انعقاد کیا، جس میں کانگریس کے سینئر رہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ تعزیتی تقریب میں مہاراشٹر کانگریس کے جنرل سکریٹری مناف حکیم نے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی تصویر پر پھول نچھاور کرتے ہوئے ان کی قومی خدمات کو شاندار خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سنگھ نہ صرف ایک ماہرِ معیشت تھے بلکہ ایک ایسے رہنما تھے جنہوں نے عالمی اقتصادی بحران کے دوران بھارت کی معیشت کو مستحکم کر کے دنیا کو اپنی قیادت کا لوہا منوایا۔ تقریب میں دیگر کانگریسی رہنما، جیسے راجن بھوسلے، راجیش شرما، ڈاکٹر امرجیت سنگھ منہاس، دتا نانندے، زمین دار یادو، سابق ایم ایل اے سبھاش چوہان، پونم آریا، شیوجی سنگھ، ونے رانے اور دیگر شخصیات نے بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ مناف حکیم نے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی بصیرت اور قیادت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کا انتقال ملک اور کانگریس کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ تعزیتی پروگرام کے اختتام پر کانگریس رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ڈاکٹر سنگھ کے مشن کو آگے بڑھائیں گے اور ان کے عوامی خدمت کے مشن کو جاری رکھیں گے۔

بارسی ٹاکلی میں تعلقہ سطح پر

سائنسی نمائش ونو بھارت NILP کا انعقاد

اکولہ: 27/دسمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) فا اکولہ ضلع کے بارسی ٹاکلی تعلقہ میں واقع پرنڈا کی آشرم اسکول کے وسیع وعریض ہال میں سائنسی نمائش میلے کا انعقاد عمل میں آیا۔ بارسی ٹاکلی کے بی او سندیپ مالوے کی زیر نگرانی اور اے ڈی ای آئے پمپلکر کی زیر سرپرستی میں نمائش کو لیا گیا جس میں تعلقہ کے تمام ضلع پریشد اسکولوں نے حصہ لیا اور اپنے اسکول سے ماڈل و چارٹ کی نمائش کی۔ پروگرام کی افتتاح امراوتی گریجویٹ حلقہ کے ایم ایل اے کرن راؤ سرنائیک کے ہاتھوں شمع روشن کر کے کیا گیا۔ بعدازمراٹھی میڈیم کی طالبات نے ایک دلکش گیت پر اپنا رقص پیش کیا اور تمام اسکولوں سے آئے ہوئے طلباء وطالبات نے اپنے اپنے ماڈلس کی وضاحت واغراض ومقاصد کو پیش کیا، اس موقع پر اساتذہ اکرام نے بچوں کی مداح سرائی و رہنمائی کیں۔ نمائش میں مہمان تلعقہ کے کیندر پرکھ شاہد اقبال، روح اللہ خان، خالق سر، مرزا ظفر بیگ، مجیب سر، سید اسرار، علی عمران غلام علی نے شرکت کیں۔ آشرم اسکول کے پرنسپل شتروگھن بیڈ کرنے اپنی بہترین کارگی کا مظاہرہ کر کے پروگرام کو کامیاب بنایا۔

گیت چاندنی کے زیر اہتمام آج ایوارڈ تقریب ومشاعرہ

حیدرآباد (راست) تنظیم گیت چاندنی کے زیر اہتمام ہندی رائٹرس اسوسی ایشن ووالمیکی ساہتیہ پرسکار کمیٹی کے اشتراک سے آج بروز ہفتہ، 28 ڈسمبر امریت کانفرنس ہال، راگھورتنا ٹاورس، عابڈس میں دوپہر 3 بجے تا شام 6 بجے ایوارڈ تقریب ومشاعرہ کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ شاعر سنتوش کمار مشرا مادھوری کو 13 واں آدی کوی والمکی ساہتیہ ایوارڈ دیا جائے گا اور ان کی شعری کتاب مہکتے پھول کا رسم اجراء سماجی جہد کار امریت کمار جین کے ہاتھوں عمل میں آئے گا۔ گیت چاندنی کے صدر چمپالال بید اور ای سی آئی ایل کے منیجر ڈاکٹر راج نارائن آوستی، آل انڈیا والمکی مہا سبھا تلنگانہ کے صدر آر کشن لال، بی پرکاش، ڈی رمیش، دیپک چنڈالیہ والمکی اور ٹھاکر دنیش سنگھ اور راجیش سنگھ ورما مہمانان خصوصی ہوں گے۔ اس موقع پر ہندی واردو کے شعراء کلام پیش کریں گے۔ گووندا کشے کی نظامت ہوگی۔ محبان ادب سے شرکت کی گذارش کی گئی ہے۔

نیٹ امتحان میں شرکت کرنے والے طلبہ کیلئے پریکٹس ٹسٹ ولکچر کا انعقاد

حیدرآباد (راست) ڈاکٹر ایم اے ساجد (ذیمریس اکیڈیمی) کی اطلاع کے بموجب محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے اشتراک سے ذیمریس اکیڈیمی میں NEET امتحان کی تیاری کرنے والی طلباء طالبات کے لیے ہفتہ میں تین دن NEET کا ٹیسٹ منعقد کیا جارہا ہے یہ ٹیسٹ اس لیے اہم ہے تاکہ طالبات کی تیاری کو مضبوط بنایا جاسکے۔ ٹیسٹ کے بعد، ایم آر او شیٹ اور جوابی بیاض کی فوراً تصحیح کی جائے گی تاکہ طالبات کو جلد ہی اپنے نتائج معلوم ہوں۔ اس کے علاوہ، سوالات کے پیپر کو سمجھانے کے لیے روزانہ ایک پروفیسر مقرر کیا جائے گا، تاکہ طلباء طالبات کو امتحان کے مواد کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں آسانی ہو۔ طلبہ سے درخواست کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس ٹیسٹ میں شریک ہوں اور اپنی عملی مشق جاری رکھیں۔ یہ پریکٹس ٹیسٹ کا مقصد طلبہ کو وقت کے دباؤ میں سوالات حل کرنے کی عادت ڈالنا اور ان کی کمزوریوں کی نشاندہی کرنا ہے تاکہ وہ انہیں بہتر کرسکیں۔ یہ موقع طلباء طالبات کے لیے NEET کی تیاری میں مددگار ثابت ہوگا، اور روزانہ کی مشق سے ان کی سمجھ بوجھ اور خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔ جو طلباء طالبات اس ٹیسٹ میں شرکت کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ نیچے دیے گئے پتے پر پہنچ کر اپنا نام رجسٹر کرواسکتے ہیں۔ ذیمریس اے بی سی ہال، 5 ویں منزل، ریچ پلازہ بلڈنگ، آئی او بی بینک کے قریب، جئے نگر کالونی، حیدرآباد۔ مزید تفصیلات کیلئے فون نمبر 9291682731 پر ربط کریں۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا: ڈاکٹر عمار رضوی

بارہ بنکی: 27/دسمبر (ابوشحمہ انصاری) ممتاز سیاسی وسماجی رہنما ڈاکٹر عمار رضوی نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال پر تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر سنگھ کی بے مثال خدمات کو دیکھتے ہوئے ان کا کردار بھارت کی تاریخ میں سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت میں بھارت نے اقتصادی ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ ان کی اقتصادی پالیسیوں نے ملک کو عالمی معیشت میں ایک مضبوط مقام دلانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر رضوی نے مزید کہا کہ منموہن سنگھ ایک نرم مزاج، دیانت دار اور مدبر شخصیت کے حامل رہنما تھے، جنہوں نے اپنی محنت اور دور اندیشی سے عوامی خدمت کی نئی مثالیں قائم کیں۔ ان کی قیادت میں بھارت نے مالیاتی استحکام، بین الاقوامی تعلقات میں بہتری اور سماجی ہم آہنگی کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ نہ صرف ایک قابل اقتصادی ماہر تھے بلکہ وہ اخلاقی اقدار کے بھی علمبردار تھے۔ ان کا طرز عمل سیاست میں شرافت اور دیانت داری کی عکاسی کرتا ہے، جو آج کے سیاسی ماحول میں ایک نایاب مثال ہے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ ان کی خدمات کو عوام کے لیے مشعل راہ بنائے۔ ملک ان کی بے مثال قیادت اور خدمات کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

قوم ایک بابصیرت والے رہنما سابق پرائم منسٹر منموہن سنگھ کے انتقال پر سوگوار ہے: مولانا حسن علی راجانی

ممبئی، 27/دسمبر: مولانا حسن علی راجانی نے ہندوستان کے سابق پرائم منسٹر منموہن سینگھ کی رحلت پر اپنا رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تعزیتی پیغام میں سابق وزیر اعظم کی ان کے ملک کے لیے خدمات کو یاد کیا جیسے کہ روزگار، خوشحالی، امن وامان کو فروغ دے کر ہندوستان کے معاشی منظر نامے کو تبدیل کرنے والے ایک وژنری رہنما۔ ترقی، استحکام اور شمولیت کو فروغ دینے کے لیے ان کی انتھک کوششوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ان کے اہل خانہ، دوستوں اور پوری قوم سے میری دلی تعزیت۔ ان کی میراث آنے والی نسلوں کو متاثر کرتی رہے گی۔ مزید انہونے کہا کہ مجھے ایسے رہنما کے انتقال کے بارے میں سن کر حقیقت میں بہت دکھ ہوا ہے۔ میری دلی تعزیت ان کے چاہنے والوں اور پوری قوم کے ساتھ ہے۔ جس نے ملک میں استحکام کی میراث چھوڑی ہے جو آنے والی نسلوں کو متاثر کرتی رہے گی۔ واضح ہو کہ ڈاکٹر منموہن سینگھ انیس سو بتیس میں متولد ہوئے تھے، اور آج اب وہ 2024 میں ہمارے درمیان سے چلے گئے، ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال پر ملک اور بیرون ملک سے خراج تحسین اور تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ بھارتی حکومت نے سات روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا ہے جس کے دوران قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔ ڈاکٹر سنگھ کی آخری رسومات 28 دسمبر کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی جائیں گی۔ ان کی جسد خاکی کو ان کی رہائش گاہ پر رکھا جائے گا تاکہ جلوس جنازہ سے قبل عوام ان کی زیارت کرسکیں۔

حبیب نگر علاقہ میں آج مفت کمیونٹی ہیلت کیمپ

حیدرآباد (راست) میزان انسٹی ٹیوٹ آف پیرامیڈیکس کی جانب سے آج 28 ڈسمبر، بروز ہفتہ، بمقام سینٹ البرٹس ہائی اسکول، حبیب نگر، افضل ساگر میں مفت کمیونٹی ہیلت کیمپ کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ یہ کیمپ صبح دس بجے تا ساڑھے بارہ بجے دن تک جاری رہے گا۔ اس موقع پر شوگر ٹسٹ، بی پی، پلس ریٹ اور جنرل چیک اپ کی سہولیات رہیں گی اور دوائیں مفت فراہم کی جائیں گی۔ مزید تفصیلات کیلئے فون نمبرات 9010186447، 7730019572 پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

بلوچ یکجہتی کمیٹی کی مستونگ میں منشیات کے پھیلاؤ کی مذمت

مستونگ۔ 27/دسمبر۔ ایم این این۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے بدھ کے روز مستونگ میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا، جس میں بلوچستان بھر میں منشیات کے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ کمیٹی کے نمائندوں نے الزام لگایا کہ منشیات کی اسمگلنگ ریاستی سرپرستی میں کی جارہی ہے، اس کے پھیلاؤ میں تیزی سے مختلف علاقوں، خاص طور پر مستونگ کے ڈیرن گڑھ اور پرنگ آباد میں، جہاں مبینہ طور پر منشیات کا کھلے عام کاروبار ہو رہا ہے۔ نمائندوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح مستونگ، جو کبھی علم وادب کے مرکز کے طور پر منایا جاتا تھا، اب منشیات کی سرگرمیوں کا مرکز بن چکا ہے۔ انہوں نے اس نازک معاملے پر قانون نافذ کرنے والے اداروں اور مقامی انتظامیہ کی خاموشی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ صرف مستونگ کے رہائشی ہی نہیں بلکہ نوشکی اور کوئٹہ جیسے قریبی علاقوں سے بھی لوگ منشیات لینے کے لیے ان مقامات پر آتے ہیں، جبکہ حکام کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ بی وائی سی نے پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں پر بے حسی کا الزام عائد کرتے ہوئے نشاندہی کی کہ بلوچستان بھر میں روزانہ چھاپے اور جبری گمشدگیوں کے باوجود منشیات فروشوں یا دیگر سماجی مسائل کے خلاف کوئی خاطر خواہ اقدامات نہیں کیے جاتے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی ادارے جان بوجھ کر بلوچ عوام کے سماجی مسائل کو نظر انداز کر رہے ہیں، بجائے اس کے کہ تعزیری کارروائیوں اور جبر پر توجہ دیں۔ کمیٹی نے عوام پر زور دیا کہ وہ منشیات فروشوں کی شناخت کریں اور مقامی تھانوں کو رپورٹ کریں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے بلکہ بلوچ عوام کے خلاف ”نسل کشی“ کے طور پر بیان کردہ اس کا تسلسل ہے۔ انہوں نے اس لعنت کا مقابلہ کرنے اور بلوچ قوم کے مستقبل کے تحفظ کے لیے اتحاد اور اجتماعی جدوجہد پر زور دیا۔

تھانے میونسپل کارپوریشن کی زبردستی وصولی کے سخت اقدامات پر پابندی کا مطالبہ

جتیندر راوہاڈ کی قیادت میں شمیم خان، شانو پٹھان، مرزیہ پٹھان نے میونسپل کمشنر کو میمورنڈم پیش کیا

تھانے: 27/دسمبر: ممبرا، کلوا اور دیوا کے شہریوں نے تھانے میونسپل کارپوریشن کے بقایا پراپرٹی ٹیکس اور پانی کے بل کی وصولی کے سخت اقدامات پر شدید غم وغصے کا اظہار کیا ہے۔ عوام کی شکایات کو اجاگر کرنے کے لیے ایم ایل اے ڈاکٹر جیتندر آوہاڑ کی قیادت میں ایک وفد نے میونسپل کمشنر سوربھ راؤ سے ملاقات کی اور میمورنڈم پیش کیا۔ اس وفد میں این سی پی (شرد پوار گروپ) کے رہنما شمیم خان، سابق اپوزیشن لیڈر اشرف (شانو) پٹھان، سماجی کارکن مرزیہ پٹھان اور دیگر نمایاں شخصیات شامل تھیں۔ شمیم خان نے الزام عائد کیا کہ میونسپل کارپوریشن شہریوں کے گھریلو سامان ضبط کرنے، گھروں اور دکانوں کو سیل کرنے اور پانی کے کنکشن کاٹنے جیسے سخت اقدامات کر رہی ہے۔ ان کے مطابق یہ کارروائیاں بغیر کسی پیشگی اطلاع کے انجام دی جارہی ہیں، جس سے عوام میں خوف و ہراس کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ وفد نے میمورنڈم میں مطالبہ کیا کہ فوری طور پر زبردستی وصولی کے ان اقدامات کو روکا جائے۔ انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ 2008 تک کے غیر قانونی تعمیرات پر تین گنا ٹیکس ختم کیا جائے اور انہیں قانونی حیثیت دی جائے۔ اس کے علاوہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے ہر مکان اور دکان کو الگ ٹیکس دہندہ کے طور پر رجسٹر کرنے کی سفارش کی گئی۔ شمیم خان نے انتباہ دیا کہ اگر تھانے میونسپل کارپوریشن نے ان مطالبات پر فوری عمل نہ کیا تو عوام کے ساتھ مل کر احتجاج کیا جائے گا۔ ایم ایل اے ڈاکٹر جیتندر آوہاڑ نے کمشنر سوربھ راؤ سے درخواست کی کہ وہ عوامی مسائل کو سنجیدگی سے لیں اور ریلیف فراہم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پراپرٹی ٹیکس اور پانی کے بل کی وصولی میں انسانیت پر مبنی رویہ اپنانا ضروری ہے۔ یہ ملاقات تھانے میونسپل کارپوریشن کی پالیسیوں میں تبدیلی اور عوام کو ریلیف فراہم کرنے کی طرف ایک اہم قدم تصور کی جارہی ہے۔ وفد نے امید ظاہر کی کہ انتظامیہ اس معاملے پر مثبت اور فوری فیصلہ کرے گا۔

3 ایڈیٹس: ایک ایسی کہانی جو 15 سال بعد بھی کامیابی کی تعریف کو چیلنج کرتی ہے!

ممبئی: 26/دسمبر (ایم ملک) انٹرٹینمنٹ کی دنیا میں آج ہر کوئی باکس آفس کے نمبروں کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ فلموں کی کامیابی کا بنیادی معیار ان کی کمائی بن گئی ہے۔ لیکن 2009 میں عامر خان اور راجکمار ہیرانی کی جوڑی نے ایک ایسی فلم بنائی جس نے نہ صرف اس رجحان کو چیلنج کیا بلکہ معاشرے پر بھی گہرے نقوش چھوڑے۔ یہ فلم '3 ایڈیٹس' تھی جو نہ صرف تفریح کا ذریعہ تھی بلکہ ایک انقلاب کی علامت بھی بن گئی۔ فلم نے کامیابی، نظام تعلیم، اور کیریئر کی تعمیر کے بارے میں روایتی خیالات پر سوال اٹھایا اور لوگوں کو زندگی کے معنی پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی۔ عامر خان اور راجکمار ہیرانی کی جوڑی نے سوچ بدل دی: عامر خان اور راج کمار ہیرانی نے 3 ایڈیٹس کے ذریعے معاشرے کو چونکا دیا۔ یہ فلم ہر عمر کے لوگوں سے متعلق تھی، کیونکہ اس کی کہانی ان کی زندگیوں سے براہ راست جڑی ہوئی تھی۔ یہ فلم دو متوازی داستانوں کے ذریعے ہندوستانی نظام تعلیم کی خامیوں کو اجاگر کرتی ہے۔ کالج کے زمانے سے دوستی کا پیغام، خوابوں کا پیچھا کرنے کی ہمت اور سماجی دباؤ کے باوجود اپنی شناخت برقرار رکھنا فلم کی خاص بات تھی۔ فلم میں عامر خان، آر۔ مادھون اور شرمن جوشی نے مرکزی کرداروں میں اپنی زبردست اداکاری سے ناظرین کے دل جیت لیے۔ کرینہ کپور، بومن ایرانی، اور اومی ویدیا جیسے اداکاروں نے بھی اپنے کرداروں کو نبھایا۔ رانچو، فرحان، راجو، پیا، وائرس، سائلنسر جیسے کردار آج بھی ناظرین کے دلوں میں زندہ ہیں۔ ان کرداروں کی گہرائی اور سچائی نے فلم کو لازوال بنا دیا۔ تجارتی اور تنقیدی کامیابی کا سنگم: 3 ایڈیٹس ایک تجارتی کامیابی کے ساتھ ساتھ تنقیدی طور پر بھی سراہا گیا۔

تھانے میں خودکشی کی کوشش ناکام دو بزرگ افراد کی جان بچائی گئی

پولیس، فائر بریگیڈ اور ڈزاسٹر مینیجمنٹ عملہ کی بروقت اور کامیاب کاروائی

تھانے: 27/دسمبر (آفتاب شیخ) تھانے گھوڑ بندر کے واگھبیل علاقے میں واقع کاسموس ریذیڈنسی کے ایک فلیٹ میں دو افراد کی خودکشی کی کوشش ناکام بنا دی گئی جس کے بعد ان کی زندگی بچالی گئی۔ یہ واقعہ 25 دسمبر کی رات تقریباً 11:06 بجے پیش آیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق کاسموس ریذیڈنسی کے بی ونگ کی ساتویں منزل پر موجود روم نمبر 701 میں رہائش پذیر مادوری واڈیکر (عمر تقریباً 60-65 سال اور مدھو سدھن گوپال واڈیکر (عمر تقریباً 65-70 سال) نے اپنی خراب صحت کے باعث خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ دونوں افراد نے اپنے بھانجے کو ایس ایم ایس کے ذریعے اپنی حالت سے آگاہ کیا، جس پر بھانجے نے فوری طور پر کاسروڈولی پولیس اسٹیشن کو اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق دونوں افراد نے بتایا تھا کہ ان کی صحت بگڑ چکی ہے اور وہ خودکشی کرنے جارہے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی کاسروڈولی پولیس اسٹیشن کے اہلکار فوراً موقع پر پہنچے اور ان کے ساتھ فائر بریگیڈ کی ٹیم اور ڈزاسٹر مینجمنٹ کے عملے نے بھی امدادی کاروائی میں حصہ لیا۔ فوری کاروائی کے نتیجے میں دونوں افراد کو 5 سے 10 منٹ کے اندر کمرے سے باہر نکال کر محفوظ مقام پر منتقل کرلیا گیا۔ پولیس نے کہا ہے کہ دونوں افراد کی حالت اب محفوظ ہے اور ان کے صحت کے مسائل کی مزید تفصیلات جمع کی جارہی ہیں۔ اس واقعے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ دل دہلا دینے والا واقعہ ذہنی صحت کی اہمیت اور فوری امدادی کارروائی کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے، جس کی بدولت دو قیمتی زندگیاں بچالی گئی ہیں۔

سات روزہ قومی سوگ کی وجہ سے

2/جنوری سے مالیگاؤں میں سرکاری پروگرام

ناندیڑ: 27/دسمبر:(ورق تازہ نیوز) ہندوستان کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی موت کی وجہ سے ملک بھر میں 26 دسمبر سے یکم جنوری (دونوں دن سمیت) تک سات روزہ سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس لیے ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر نے بتایا ہے کہ مالیگاؤں میں 29 دسمبر سے شروع ہونے والی یاترا کا سرکاری پروگرام 2 جنوری سے ہوگا۔ ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے آج اس سلسلے میں جاری ایک خط میں اس تبدیلی کا اعلان کیا ہے۔ واضح کیا گیا ہے کہ سابق وزیراعظم کی بیماری یکم جنوری کو ختم ہونے کے بعد 2 جنوری سے نئے شیڈول کے مطابق باقاعدہ پروگرامز ہوں گے۔ جنوب میں معروف مالیگاؤں یاترا میں سرکاری پروگرام ناندیڑ ضلع پریشد، لوہا پنچایت سمیتی اور مالیگاؤں گرام پنچایت کے ذریعے منعقد کیے جاتے ہیں۔

29 دسمبر کو پالکھی: تاہم، 29 دسمبر کی دیو سواری اور پالکھی پوجا جو روایتی طور پر مقامی دیوستانم سنستھان کے ذریعہ کی جاتی ہے، مقررہ وقت پر یعنی 29 دسمبر کو دوپہر 2 بجے منعقد کی جائے گی۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

2 جنوری سے دیگر پروگرام: لیکن 29 کے بعد شیڈول پروگرامز میں تبدیلی کر دی گئی ہے اور اب تمام پروگرام 2 جنوری سے ہوں گے۔ (یکم جنوری کے بعد) یاترا 29 تاریخ سے باقاعدہ ہوگی۔ تاہم ضلعی انتظامیہ کی جانب سے منعقد کیے گئے کچھ پروگراموں کو الٹ دیا گیا ہے۔

2 جنوری کے پروگرام: ضلع پریشد انتظامیہ کے نئے اعلان کردہ پروگرام شیٹ کے مطابق پروگرام درج ذیل ہیں۔ گھوڑے، کتے، مرغیوں کی نمائش اور مختلف مقابلوں کا افتتاح 2 جنوری کو صبح 10 بجے ہوگا۔ خواتین اور بچوں کے مختلف مقابلے صبح 11 بجے اور دوپہر 2 بجے زرعی نمائش کا افتتاح اور زراعت کے لیے وقف کسانوں کا استقبال کیا جائے گا۔

شجر کاری پروگرام صرف 2 جنوری کو: شجر کاری میلہ کا پروگرام سہ پہر 3 بجے ہوگا۔ پہلے کی منصوبہ بندی میں بھی شجر کاری میلہ صرف دو تاریخوں کو منعقد کیا جاتا تھا۔ یہ تمام پروگرام ایک ہی دن 2 جنوری کو مختلف اوقات میں منعقد ہوں گے۔

3 جنوری کو صبح 11 بجے ہیلتھ کیمپ لگایا جائے گا: اس دن ضلع پریشد کے ذریعہ ایک روایتی لوک آرٹ فیسٹیول کا انعقاد کیا گیا ہے۔ پروگرام دوپہر 2 بجے شروع ہوگا۔ شنکر پٹاچے (بیل کی جوڑی، بیل گاڑیوں کی دوڑ) کا انعقاد 4 جنوری کو صبح 12 بجے کیا گیا ہے۔ لائیو سٹاک نمائش اور دودھ کے مقابلے کی تقریب تقسیم انعامات 5 جنوری کو دن 11 بجے ہوگی۔ 5 جنوری کو دوپہر بارہ بجے پہلوانوں کا دنگل ہوگا۔ ہندوستان کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کا 26 دسمبر کو نئی دہلی کے ایمس اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ سابق وزیراعظم مرحوم کی یاد میں ملک بھر میں 26 دسمبر سے یکم جنوری تک کل سات روزہ سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکومت نے حکم دیا ہے کہ چوٹ کی مدت کے دوران پورے ہندوستان میں اس دن کوئی سرکاری تفریحی پروگرام منعقد نہ کیا جائے۔ ناندیڑ کلکٹر نے بھی اس سلسلے میں حکم جاری کیا ہے۔ اس لیے ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی سطح پر پروگرام کو دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے۔ شہری، عقیدت مند اور عقیدت مند پروگراموں کی تبدیل شدہ تاریخوں کو نوٹ کریں۔ ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے قومی سانحہ کے بعد ہونے والے پروگراموں سے فائدہ اٹھانے اور شرکت کرنے کی اپیل کی ہے۔

شاعروں میں علامہ اقبال اور کھانے میں مچھلی... منموہن سنگھ کو مزید کیا کیا چیزیں تھیں پسند؟

ماہر معیشت منموہن سنگھ نے اس دنیا کو الوداع کہہ دیا ہے۔ کل ان کی آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ ان کا 33 سالہ سیاسی سفر ایک روشن باب کی مانند رہا۔ یہی وجہ ہے کہ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، وزیراعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے سرکردہ لیڈران ہی نہیں... دنیا بھر کے سیاسی و سماجی لیڈران کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی عظیم ہستیاں منموہن سنگھ کے انتقال پر اظہارِ رنج وغم کر رہی ہیں۔ منموہن سنگھ کم گو تھے، لیکن ان کی زبان سے جب بھی کوئی الفاظ نکلتے تھے تو وہ اہمیت کے حامل ہوتے تھے۔ آئیے یہاں جانتے ہیں کہ خاموشی کے ساتھ ملک کے لیے کام کرنے والے اس لائق و فائق ہستی کو کھانے میں کیا پسند تھا اور ان کے پسندیدہ رائٹر کون تھے، کس شاعر کی شاعری وہ پسند کرتے تھے اور کون سا رنگ ان کے دل کے قریب تھا۔

منموہن سنگھ بہت زیادہ کھانے پینے والے انسان نہیں تھے، اور نہ ہی انھیں گوشت خوری عزیز تھی۔ طویل وقت تک منموہن سنگھ کے میڈیا صلاح کار رہے سنجے بارو نے اپنی کتاب 'ایکسیڈنٹل پرائم منسٹر' میں لکھا ہے کہ 2009 میں دوسری مرتبہ وزیراعظم بننے کے بعد منموہن نے کچھ صحافیوں کو وزیراعظم رہائش پر کھانے کے لیے مدعو کیا۔ صحافی جب آئے تو منموہن نے بہت تھوڑا کھایا، جس پر سب دیکھتے رہے۔ منموہن نے اس کے بعد خود کہا کہ میں کم ہی کھانا پسند کرتا ہوں۔ کھانے کے بعد منموہن چائے یا کافی لینا پسند کرتے تھے۔

بارون کے مطابق منموہن کھانے میں چپاتی اور پراٹھا ہی اکثر لیا کرتے تھے۔ مچھلی کھانا انھیں سب سے زیادہ پسند تھا، لیکن کبھی کبھی۔ منموہن ذیابطیس کی وجہ سے میٹھا نہیں کھاتے تھے۔ ان کی شریک حیات گرشرن کور بھی یہ یقینی بناتی تھیں کہ منموہن میٹھا نہ کھا پائیں۔ منموہن کو چاول کڑھی اور اچار کھانا بھی پسند تھا۔ منموہن کی بیٹی دمن سنگھ اپنی کتاب میں اس بات کا تذکرہ کرتی ہیں۔ دمن کے مطابق منموہن سنگھ پنجابی اسٹائل میں تیار چاول-کڑھی اور اچار کھانا بہت پسند کرتے تھے۔ وہ اپنے کنبہ کے ساتھ 2 ماہ میں ایک بار فیملی ڈنر پر بھی جاتے تھے۔ اس دوران منموہن بنگالی مارکیٹ کا چاٹ کھانا نہیں بھولتے تھے۔

معیشت کی پڑھائی کرنے والے منموہن سنگھ کے پسندیدہ رائٹر فرانس کے سیاستداں اور رائٹر وکٹر ہیوگو تھے۔ منموہن اکثر ہیوگو کے نام اور ان کے اقوال کا ذکر کرتے تھے۔ 1991 میں بجٹ پیش کیے جانے کے بعد ہیوگو کے ایک قول کے ذریعہ منموہن نے پوری دنیا کو ایک پیغام دیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ زمین پر کوئی بھی شخص اس نظریہ کو نہیں روک سکتا جس کا وقت آ گیا ہے۔ منموہن اس بات کو کئی بار دہراتے رہے۔ 2006 میں صحافی چارلی روز کو دیے ایک انٹرویو میں منموہن نے کہا تھا کہ ہیوگو کی باتیں ہندوستان کے لیے موزوں ہے۔ منموہن نے کہا تھا کہ ہندوستان کو اب پوری دنیا میں ابھرنے سے کوئی نہیں روک سکتا ہے، ہندوستان کی طاقت کا اندازہ اب دنیا کو ہے۔

پسندیدہ شعبہ: منموہن سنگھ کی شہرت بھلے ہی وزیر مالیات کے طور پر ملی تھی، لیکن ان کی معاشی لبرلائزیشن پالیسی کا آج بھی تذکرہ ہوتا ہے۔ منموہن سنگھ نے لائسنس راج کو ختم کیا تھا جس سے سرمایہ کاری کے مواقع بڑھے۔ حالانکہ شعبہ مالیات سے زیادہ منموہن کو شعبہ؟ تعلیم میں کام کرنا پسند تھا۔ ریڈیف کو دیے ایک انٹرویو میں منموہن سنگھ نے کہا تھا کہ مجھ سے اگر پوچھا جائے کہ آپ کو کون سا محکمہ چاہیے، تو میں جواب دوں گا 'محکمہ تعلیم'۔ میں چاہتا ہوں کہ نئے لوگوں کے لیے کام کروں۔ 1996 میں دیے گئے اس انٹرویو میں منموہن سنگھ نے وزیراعظم بننے کی خواہش بھی ظاہر کی تھی، اور آگے چل کر ان کی یہ خواہش پوری بھی ہوئی۔

پسندیدہ رنگ: منموہن سنگھ کا پسندیدہ رنگ نیلا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر نیلی پگڑی پہنے نظر آتے تھے۔ 2013 میں کیمبرج میں انھوں نے اس تعلق سے انکشاف بھی کیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ ''شروع سے ہی نیلا رنگ میرا پسندیدہ ہے۔ اس رنگ کی پگڑی پہننے کی وجہ سے میرے دوست مجھے نیلی پگڑی والے بلاتے تھے۔'' منموہن نے یہ بھی بتایا تھا کہ نیلے رنگ کی پگڑی پہننے سے انھیں کیمبرج کی بھی یاد آتی رہتی ہے، کیونکہ کیمبرج کا بھی 'تھیم کلر' بلو یعنی نیلا ہی ہے۔

پسندیدہ شاعر: منموہن سنگھ کے پسندیدہ شاعر کی بات کریں تو وہ شاعر مشرق علامہ اقبال تھے۔ پارلیمنٹ میں منموہن سنگھ نے ان کے 2 مشہور اشعار کے ذریعہ اپوزیشن کو خاموش کرنے کا کام کیا تھا۔ راجیہ سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا تھا 'کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری، صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا'۔ کچھ ایسا ہی شاعرانہ انداز انھوں نے لوک سبھا میں اختیار کیا تھا جب اُس وقت کی اپوزیشن لیڈر سشما سوراج نے منموہن حکومت پر حملہ کرتے ہوئے شاعری کے ذریعہ پوچھا تھا کہ:

تو ادھر ادھر کی نہ بات کر — یہ بتا کی قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے گلا نہیں — تیری رہبری کا سوال ہے

اس کے جواب میں منموہن نے کہا تھا:

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں — تو میرا شوق دیکھ، مرا انتظار دیکھ

تاریخ میں تبدیلی! اب 2 جنوری کو پھل سبزیوں اور مصالحہ جات کا مقابلہ

ناندیڑ: 27 دسمبر: ہندوستان کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر۔ منموہن سنگھ کے انتقال کی وجہ سے 26 دسمبر سے یکم جنوری تک سات روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس لیے مالیگاؤں یاترا کے دوران ڈاکٹر۔ 29 دسمبر کو ہونے والی شنکراؤ چوان زرعی نمائش کے افتتاحی پروگرام میں تبدیلی کی گئی ہے اور اب یہ نمائش 2 جنوری سے شروع ہوگی۔ محکمہ زراعت نے کسانوں سے اس بات کا نوٹس لینے کی اپیل کی ہے۔ 26 دسمبر سے یکم جنوری تک ڈاکٹر۔ شنکراؤ چوان زرعی نمائش کی تاریخیں تبدیل کر دی گئی ہیں۔ یہ نمائش 2 سے 4 جنوری تک ہندوستان کی مشہور یاترا مالیگاؤں میں ستوائی مندر کے قریب منعقد کی جائے گی۔ مالیگاؤں یاترا میں حصہ لینے والے کسانوں کو اس تبدیلی کا نوٹس لینا چاہیے اور نمائش میں حصہ لینے والے ایوارڈ یافتہ کسانوں، اسٹال ہولڈروں کے ساتھ ساتھ مقابلے کے لیے فارم سے پھل، سبزیاں اور فصلیں لانے والے حریفوں کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ فوری طور پر تبدیل کریں۔

2 جنوری کو فصل کا مقابلہ: نمائش کا اہم ترین پھل، سبزی اور مصالحہ جات کا مقابلہ 2 جنوری کو ہوگا۔ اس مقابلے میں حصہ لینے والے تمام کسان اس تبدیلی کا نوٹس لیں، اس مقابلے میں حصہ لینے کے لیے اپنے پھلوں، سبزیوں اور مسالوں کی فصل کے نمونے ڈاکٹر کو جمع کروائیں۔ اپیل کی گئی ہے کہ زرعی نمائش میں شنکراؤ چوان کو محکمہ زراعت کے اسٹال پر لایا جائے۔

11 بجے استقبالیہ: اس زرعی نمائش میں تجویز کردہ زرعی میرٹ ایوارڈ حاصل کرنے والے کاشتکاروں کے لیے پروقار تقریب کا انعقاد بھی 2 جنوری کو ہوگا۔ صبح گیارہ بجے زرعی میرٹ ایوارڈ حاصل کرنے والے کاشتکاروں کو خوش آمدید کہا جائے گا۔

سٹال صبح کے وقت لگایا جائے: نیز، زرعی ترقیاتی افسر سچن کپالے نے نمائش میں حصہ لینے والے تمام اسٹال ہولڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بیج، کھاد، ادویات، ٹریکٹر، زرعی آلات اور دیگر تمام اسٹالز 2 جنوری کی صبح زرعی نمائش میں لگائیں۔ انہوں نے اس کے لیے جلد مقام پر پہنچنے کی اپیل بھی کی ہے۔

زرعی نمائش 2 تا 4 جنوری: پھلوں، سبزیوں اور مصالحہ جات کی فصلوں کے مقابلے اور زرعی ایوارڈز جیتنے والے کسانوں کی اعزازی تقریب 2 جنوری کو منعقد ہو رہی ہے۔ تاہم یہ زرعی نمائش 2 سے 4 جنوری تک تین دن تک جاری ہے، جس میں ناندیڑ شہر کے شہری اس کا وزٹ کریں۔ مالیگاؤں یاترا کے دوران کسانوں کے جوش وخروش کو بڑھانے کے لیے ایگریکلچر ڈیولپمنٹ آفیسر سچن کپالے نے نمائش کی۔

ٹیسٹ سیریز: ہندوستان دوسرے دن 164/5، یشسوی کا شاندار کھیل، پنت اور جڈیجہ کریز پر موجود

ملبورن: 27/ڈسمبر (ایجنسیز) ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان باکسنگ ڈے ٹیسٹ میچ میلبرن میں جاری ہے۔ پانچ میچوں کی ٹیسٹ سیریز کے چوتھے ٹیسٹ کے دوسرے دن آسٹریلیا نے اپنی پہلی اننگز میں 474 رنز بنائے۔ جواب میں ہندوستان نے کھیل کے اختتام تک پانچ وکٹوں کے نقصان پر 164 رنز بنائے۔ ہندوستانی ٹیم اس وقت آسٹریلیا کے اسکور سے 310 رنز پیچھے ہے۔ دن کا کھیل آسٹریلیا کے حق میں رہا، جہاں میزبان ٹیم نے تینوں سیشنز میں اپنا دباو؟ برقرار رکھا۔ ہندوستان کی جانب سے یشسوی جیسوال نے 82 رنز کی شاندار اننگز کھیلی اور ویرات کوہلی کے ساتھ 102 رنز کی اہم شراکت قائم کی۔ تاہم، یشسوی کا رن آو؟ٹ ہونا میچ کا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوا۔ ان کے آو؟ٹ ہونے کے بعد ٹیم کی اننگز لڑکھڑا گئی۔ وراٹ کوہلی نے 36 رنز بنائے اور نائٹ واچ مین آکاش دیپ صفر پر آو؟ٹ ہو گئے۔ پہلے دن کی اننگز میں ہندوستان کے کپتان روہت شرما صرف 3 رنز بنا سکے جبکہ کے ایل راہل نے 24 رنز کا تعاون دیا۔ آسٹریلیا کی جانب سے پیٹ کمنز اور اسکاٹ بولینڈ نے شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ ہندوستانی شائقین کو امید ہے کہ تیسرے دن رشبھ پنت اور رویندر جڈیجہ ٹیم کو مضبوط اسکور کی طرف لے جائیں گے تاکہ میچ میں مقابلہ بحال ہو سکے۔

'کبھی سو تو کبھی دو سو ڈالر آئے': پاکستان میں صحت سے متعلق یوٹیوب چینل 2024 میں اتنا مقبول کیوں رہا؟

حال ہی میں پاکستان میں ایک معروف یوٹیوبر رجب بٹ کی شادی کی ویڈیوز جب سوشل میڈیا پر وائرل ہوئیں تو لوگ ان میں نظر آنے والے شاہانہ انداز کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور یہ پوچھتے ہوئے نظر آئے کہ آخر ایک یوٹیوبر کی ماہانہ آمدنی کتنی ہوتی ہے؟ ڈیجیٹل میڈیا پر گہری نظر رکھنے والے ماہرین کے مطابق ایک اچھا یوٹیوبر ماہانہ چالیس لاکھ روپے تک کما لیتا ہے۔ تاہم اس کمائی کا انحصار آپ کے یوٹیوب چینل پر چلنے والے اشتہارات اور ویوز کے ذریعے یوٹیوب کی طرف سے ملنے والے پیسوں پر ہوتا ہے۔ دوسری جانب یوٹیوب نے ایک ایسی فہرست جاری کی ہے جس میں ایسے دس پاکستانی یوٹیوبرز کے نام ہیں جن کی ویڈیوز میں اس برس ناظرین نے سب سے زیادہ دلچسپی لی ہے۔ یوٹیوب کی طرف سے سامنے آنے والی اس فہرست میں زیادہ تر وہ چینلز ہیں جن پر خاندان کے تمام افراد کے لیے مواد بنایا اور دکھایا جا رہا ہے۔ اس فہرست میں ایک، دو یوٹیوب چینل ایسے بھی ہیں جن پر صحت یا انٹرٹینمنٹ سے متعلق مواد بھی نشر کیا جاتا ہے۔ اس فہرست میں شامل ایک ایسا ہی چینل ڈاکٹر امتیاز احمد کا بھی ہے جو صحت کے حوالے سے معلومات فراہم کرتے ہیں۔ بی بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں پیشے کے اعتبار سے ریڈیالوجی اور اینڈووسکولر سرجن ڈاکٹر امتیاز احمد نے بتایا کہ انھوں نے سنہ 2017 میں یوٹیوب چینل اپنے بیٹے کی مدد سے شروع کیا تھا۔ ڈاکٹر امتیاز کے مطابق وہ گذشتہ 20 برس سے شعبہ صحت سے منسلک ہیں اور اس وقت ان کے یوٹیوب چینل پر 13 لاکھ سے زیادہ سبسکرائبرز موجود ہیں۔ ان کا کہنا تھا 'اکثر ہمیں میڈیکل کانفرنسز اور بچوں کو پڑھانے کے غرض سے تحریروں کو ویڈیو کی شکل دینی پڑتی تھی۔ ایک دن میں نے اپنے بیٹے علی جو اس وقت ساتویں جماعت میں تھا، اس سے پوچھا کہ یہ وائس اوور کیسے ہوتا ہے؟ اس دن پہلی بار اس نے مجھے وہ کرنا سکھایا۔ اس کے بعد اس نے ویڈیو کے پیچھے میوزک ڈال کر وہ ویڈیو (یوٹیوب پر) اپ لوڈ کر دی۔ ان کا کہنا تھا کہ یوٹیوب پر ان کے سفر کا آغاز اس ہی روز ہوا جس کا مقصد خواتین کو ان کی صحت سے متعلق آگاہی دینا تھا۔ 'میں نے سب سے پہلے خواتین کو یہ بتانا شروع کیا کہ انھیں اپنی بچہ دانی نکلوانے کے بجائے اس کا علاج کروانا چاہیے کیونکہ یہ ان کے جسم کا اہم حصہ ہے۔' وہ مزید کہتے ہیں کہ ان کے پاس اکثر 18، 20 برس کی لڑکیاں آتی تھیں اور بتاتی تھیں کہ ڈاکٹر نے انھیں بچہ دانی نکلوانے کا مشورہ دیا ہے۔ 'پھر ایسی بچیاں بھی آتی ہیں جو بے اولاد ہیں اور ہمارے معاشرے میں بے اولادی کا قصوروار عورت کو ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ کے شوہر کے ٹیسٹ کرنے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ ان کے شوہر میں ہے۔ اس طرح کے مواد پر میں کام کرتا ہوں جن کے بارے میں ڈاکٹر آپ کو کم بتاتے ہیں یا ان کے بارے میں بات کرنا برا سمجھا جاتا ہے۔' ڈاکٹر امتیاز کہتے ہیں کہ انھیں یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ ان کا یوٹیوب چینل خواتین میں آگاہی پھیلانے کا باعث بن رہا ہے اور ان کے پاس سیاچن، مستونگ، اندرونِ سندھ، پنجاب اور دور دراز علاقوں سے بھی خواتین علاج کے لیے آ رہی ہیں۔ ہم نے ڈاکٹر امتیاز سے استفسار کیا کہ وہ یوٹیوب چینل کے ذریعے کتنے پیسے کما لیتے ہیں؟ انھوں نے اس سوال کا جواب دینے کے لیے ایک قصے کا سہارا لیا۔ 'کچھ دن پہلے ہی میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ آپ کے یوٹیوب پر 15 لاکھ سے زیادہ سبسکرائبرز ہیں، مجھے یہ حساب دیں کہ وہاں سے آنے والے پیسے کہاں جاتے ہیں؟'' میں نے اسے اپنے بینک اکاونٹ کا ڈیٹا دکھایا تو کسی مہینے سو ڈالر تو کسی مہینے دو سو ڈالر آئے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں کہا کہ مائی ڈیئر وائف، مجھے یہ بتائیں کہ بواسیر کی ویڈیو پر کون اشتہار لگائے گا؟ ڈاکٹر امیتاز کہتے ہیں کہ اس سبب انھوں نے یوٹیوب کو کبھی بطور پیشے کے استعمال نہیں کیا۔ ڈیجیٹل میڈیا ایکسپرٹ مہتاب اسلم نے اس بارے میں بی بی سی سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ 'اس وقت پاکستان میں زیادہ تر وہ یوٹیوب چینل چل رہے ہیں جن پر لوگ اپنی روزمرہ کی زندگی اور فیملی لائف کو دکھا رہے ہیں۔

حیدرآباد-جے پور-حیدرآباد اور کاچی گوڈا بیکانیر-کاچی گوڑا کے ذریعے ناندیڑ اسپیشل ٹرینوں کی توسیع

ناندیڑ: 27/دسمبر: (ورق تازہ نیوز) مسافروں کی مانگ کو مدنظر رکھتے ہوئے، ساؤتھ سنٹرل ریلوے ناندیڑ اسپیشل ٹرینیں بذریعہ حیدرآباد-جے پور-حیدرآباد اور ناندیڑ اسپیشل ٹرینیں بذریعہ کاچی گوڈا-بیکانیر-کاچی گوڑا چلا رہی ہے۔ ان خصوصی ٹرینوں کو اگلے احکامات تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ درج ذیل ہے-

.1 ٹرین نمبر 07020 حیدرآباد-جے پور اسپیشل ٹرین: اس خصوصی ٹرین کو 03 جنوری 2025 سے اگلے احکامات تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ ٹرین 03 جنوری سے ہر جمعہ کو 19.50 بجے حیدرآباد سے روانہ ہوگی اور سکندرآباد، نظام آباد، مڈکھیڈ، ناندیڑ، پورنا، بسمت، ہنگولی، واشیم، اکولا، کھنڈوا، اجین، اجمیر سے ہوتے ہوئے اتوار کو صبح 5.25 بجے جے پور پہنچے گی۔

.2 ٹرین نمبر 07019 جے پور-حیدرآباد اسپیشل ٹرین: اس ٹرین کو 05 جنوری 2025 سے اگلے احکامات تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ ٹرین جے پور سے ہر اتوار کو شام 15.30 بجے روانہ ہوگی اور اسی راستے سے منگل کی صبح 5.00 بجے حیدرآباد پہنچے گی۔

.3 ٹرین نمبر 07053 کاچی گوڑا-بیکانیر اسپیشل ٹرین: اس خصوصی ٹرین کو 04 جنوری 2025 سے اگلے احکامات تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ ٹرین 04 جنوری سے ہر ہفتہ 22.00 بجے کاچی گوڑا سے روانہ ہوگی اور ملکاجگیری، نظام آباد، مڈکھیڈ، ناندیڑ، پورنا، بسمت، ہنگولی، واشیم، اکولا، کھنڈوا، بھوپال، کوٹا، جے پور، سکھر، رتنگڈھ سے ہوتے ہوئے پیر کو 15.00 بجے بیکانیر پہنچے گی۔ پر پہنچ جائے گا

.4 ٹرین نمبر 07054 بیکانیر-کاچی گوڑا اسپیشل ٹرین: اس ٹرین کو 07 جنوری 2025 سے اگلے احکامات تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ ٹرین بیکانیر سے ہر منگل کو 13.30 بجے روانہ ہوگی اور اسی راستے سے جمعرات کو 07.40 بجے کاچی گوڑا پہنچے گی۔

ناندیڑ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی جانب سے معیشت کے معمار، عظیم ماہر اقتصادیات، ہندوستان کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ناندیڑ کے ایم پی مسٹر رویندر داد چوہان کی قیادت میں تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

دہلی کانگریس صدر نے ڈاکٹر منموہن سنگھ کو خراج عقیدت پیش کیا

دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے ہندوستان کے سابق وزیراعظم ا؟ نجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کی رہائش موتی لال نہرو مارگ پہنچ کر ان کا دیدار کیا اور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال سے ملک کا جو خسارہ ہوا ہے اس کا ازالہ ممکن نہیں۔ دیویندر یادو نے کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ بہت بڑے ماہر معاشیات تھے، ان کی سوچ اور پالیسیوں کے نافذ ہونے کے سبب ہی ملک ا؟ج تک مضبوط حالت میں ہے، اور اتنا اہل ہے کہ ہر مشکل حالات کا سامنا کر سکتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے 2004 سے 2014 تک وزیراعظم رہتے ہوئے ملک کی ترقی کے لیے ٹھوس اور نتیجہ خیز فیصلے لیے، جس کی وجہ سے ہندوستان دنیا میں صف اول والے ممالک کے ساتھ کھڑا ہے۔

C.A امتحان میں عفت انجم کی نمایاں کامیابی

ناندیڑ: محترم زین الدین صاحب سابقہ مدرس مدینۃ العلوم ہائی سکول و جونیئر کالج ناندیڑ کی نبیری اور جناب محمد محی الدین صاحب موظف مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم کی دختر عفت انجم نے نومبر 2024 میں منعقد امتحان برائے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (C.A) میں اپنی پہلی کوشش میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اس شاندار کامیابی پر ان کے دادا جان و چچا محمد خلیل الدین نائب صدر کانگریس پارٹی شہر و ضلع کمیٹی ناندیڑ 'ڈاکٹر محمد صلاح الدین' منتجب الدین' شہاب الدین' سراج الدین' محمد طٰحہٰ' برادر سعد عامر اور دیگر اعزہ واقربا نے مبارکباد پیش کی ہے اور مستقبل کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

जा.क्रं /नांवाशमनपाक्षे.का.क्र.२३८०./२०२४
नांदेड वाघाळा शहरमहानगरपालिका ,नांदेड
दिनांक २९-१०-२०२४

जाहिर प्रगटन

संचिका क्रं.651 /40/2024-2025/क्षे.का.क्रं.1 तरोडा-सांगवी

प्रकरण: - नाव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहीर प्रगटनाच्या अधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते श्री/सौ पंजाब प्रभाकरराव शिंदे रा. तरोडा खु. नांदेड या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, ता.नि.दु.अ. पत्र क्रं. 1051/09 दि.30/10/2009 तरोडा खु. गट नं. 24 पैकी प्लॉट क्रं. 04 चा उ.भाग पिन क्रं. 40113040162 श्री/सौ. नागनाथ रघुनाथ कागणे यांच्या नावे असलेली मालमत्ता यांचेकडुन अर्ज खरेदीखत क्रं. 1-8316-24 दि.11.07.2024 च्या आधारे विकत घेतली आहे / वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर आकारणी नोंद वहीत घेण्यासाठी जाहिरप्रगटन देण्यात येत आहे.

तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. अन्यथा अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नांवे वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंदविण्यात येईल.

चतु:सिमा :-

पुर्व :- त्रिवेणी नगर आहे.

पश्चिम :- 09.00 मी. रुंद रोड आहे.

दक्षीण :- प्लॉट नं.04 चा भाग आहे.

उत्तर :- प्लॉट नं.05 आहे.

सा.आयुक्त,
क्षे.कार्यालय क्र.०१ .तरोडा-सांगवी
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड

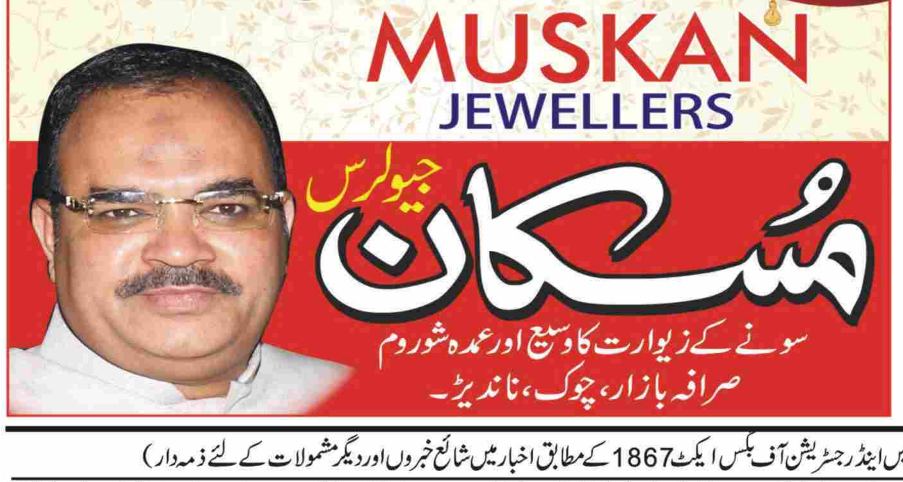

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔